بزرگانِ دین کے اخلاق اور ارشادات پر مشتمل تالیف

# اخلاق الصالحین

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ
مصنف: حضرت علامہ مولانا ابو یوسف شریف کوٹلوی

- اتباعِ قرآن وسنت
- ایثار علی النفس
- ترکِ نفاق
- قلتِ ضحک
- کثرتِ خوف
- حقوق العباد

SC1286

شعبۂ تخریج

بزرگانِ دین کے اخلاق اور ارشادات پر مشتمل تالیف

# اخلاق الصالحین

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مصنّف: حضرت علامہ مولانا ابویوسف شریف کوٹلوی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ


نام کتاب : اخلاق الصالحین

پیش کش : شعبۂ تخریج (مجلس المدينة العلمية)

طباعتِ اوّل : رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ، ستمبر 2007ء

طباعتِ دوم :رجب المرجب ۱۴۳۲ھ، جون 2011ء تعداد: 5000

طباعتِ سوم :رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء تعداد: 8000

ناشر : مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی۔


## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں


⁂......**کراچی** : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون:021-32203311

⁂......**لاھور** : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون:042-37311679

⁂......**سردار آباد** : (فیصل آباد) امین پور بازار فون:041-2632625

⁂......**کشمیر** : چوک شہیداں، میر پور فون:058274-37212

⁂......**حیدر آباد** : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن فون:022-2620122

⁂......**ملتان** : نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ فون:061-4511192

⁂......**اوکاڑہ** : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال فون:044-2550767

⁂......**راولپنڈی** : فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ فون:051-5553765

⁂......**نواب شاہ** : چکرا بازار، نزد MCB فون:0244-4362145

⁂......**پشاور** : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# ”اخلاق الصالحین“ کے 13 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”13 نیّتیں“

**فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ“ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

**دو مَدَنی پھول:** {1} بغیر اچھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{2} جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

{1} ہر بار حمد و {2} صلوٰۃ اور {3} تعوُّذ و {4} تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صَفْحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {5} رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ {6} حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور {7} قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا {8} قرآنی آیات اور {9} اَحادیثِ مبارکہ کی زِیارت کروں گا {10} جہاں جہاں ”**اللّٰہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں ”عَزَّوَجَلَّ“ اور {11} جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں ”صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ پڑھوں گا۔ {12} (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے صَفْحہ پر ضروری نِکات لکھوں گا۔ {13} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# المد ینۃ العلمیۃ

از شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ
مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن وسنّت** کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور **اشاعتِ علمِ شریعت** کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے **متعدد مجالس** کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس'' **المد ینۃ العلمیۃ** '' بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے **علماء ومفتیانِ کرام** کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

{1} **شعبۂ کُتبِ اعلیٰ حضرت** {2} **شعبۂ درسی کُتب**

{3} **شعبۂ اصلاحی کُتب** {4} **شعبۂ تراجمِ کتب**

{5} **شعبۂ تفتیشِ کُتب** {6} **شعبۂ تخریج**

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری شاہ **امام اَحمد رَضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ **تمام اسلامی بھائی** اور **اسلامی بہنیں** اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی **مدنی کام** میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور **مجلس** کی طرف سے شائع ہونے والی **کُتُب** کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **''دعوتِ اسلامی''** کی **تمام مجالس** بَشُمُول **''المدینۃ العلمیۃ''** کو دن **گیارہویں** اور رات **بارہویں ترقّی** عطا فرمائے اور ہمارے **ہر عملِ خیر** کو زیورِ **اخلاص** سے آراستہ فرما کر **دونوں جہاں کی بھلائی** کا سبب بنائے۔ ہمیں **زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع** میں **مدفن** اور **جنّت الفردوس** میں **جگہ** نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

# پیش لفظ

فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مختصر تالیف ''اخلاق الصالحین'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، جس میں بزرگان دین رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال وافعال کو موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بالاختصار اور جامع طور پر یکجا کر دیا ہے۔ بزرگان دین کی حیاتِ مبارکہ میں ہمارے لیے درس وہدایت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، لہٰذا ہمیں ان نفوس قدسیہ کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر اپنے اخلاق وعادات سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رضائے الٰہی کے حصول میں مشغول ہو جانا چاہیے۔ اسی غرض سے مؤلف نے یہ کتاب ترتیب دی ہے، چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں:

''میں نے بحکم ''اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ'' اپنے دینی بھائیوں کی ہدایت کے لئے ارادہ کیا کہ صالحین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا عملدر آمد، ان کا طریقہ، اُن کے اخلاق لکھوں تا کہ سچے مسلمانوں کا طریقہ پیش نظر رہے اور ہم کوشش کریں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ان بزرگانِ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے قدم بقدم چلنے کی توفیق دے اور ہماری عادات، ہمارے اخلاق، ہمارا تمدّن بعینہٖ وہ ہو جو اُن حضرات کا تھا اور جس شخص کو ہم اس کے برخلاف دیکھیں، وہ کیسا ہی لیکچرار، کیسا ہی لیڈر ہو، اس کی صحبت کو ہم قاتل سمجھیں۔''

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی) اس کتاب کو بھی نئے انداز سے ذیل میں درج امور کے ساتھ شائع کر رہی ہے۔

﴿۱﴾ کتاب کی نئی کمپوزنگ، جس میں رموزِ اوقاف کا بھی خیال رکھنے کی کوشش

کی گئی ہے۔

﴿۲﴾ احتیاط کے ساتھ پروف ریڈنگ اور اصل کتاب سے مقابلہ۔

﴿۳﴾ حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج

﴿۴﴾ عربی و فارسی عبارات کی تطبیق و تصحیح

﴿۵﴾ پیرا بندی

﴿۶﴾ آیات قرآنی میں مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ترجمہ برقرار رکھا گیا ہے البتہ جہاں ترجمہ نہیں لکھا تھا وہاں کنزالایمان سے ترجمہ لکھ دیا گیا ہے اور آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔

اس کتاب کو حتی المقدور احسن انداز میں پیش کرنے کے لیے درج بالا امور کو سرانجام دینے میں المدینۃ العلمیۃ کے علماء نے جو محنت وکوشش کی ہے اللہ عزوجل اسے قبول فرمائے اور انہیں بہترین جزا عطا فرمائے، ان کے علم وعمل میں برکتیں دے اور دعوت اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ اور دیگر تمام مجالس کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

# کچھ مصنف کے بارے میں

## فقیہ اعظم مولانا ابو یوسف محمد شریف قدس سرہ (کوٹلی لوہاراں، ضیا کوٹ (سیالکوٹ))

حنفیت وسنیت کے بطلِ جلیل مولانا محمد شریف ابن مولانا عبدالرحمٰن کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ (ضیا کوٹ) میں پیدا ہوئے۔علومِ دینیہ کی تکمیل والد ماجد سے کی۔ان کے وصال کے بعد برصغیر پاک وہند کے ممتاز علماء سے کسبِ فیض کیا۔ حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے۔اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت ،مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمٰن سے بھی اجازت وخلافت حاصل تھی۔فقیہ اعظم کا لقب آپ ہی نے عطا فرمایا تھا۔حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ حنفی کی بے بہا خدمات انجام دی ہیں۔ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر میں آئے دن اہل سنت احناف کے خلاف مضامین شائع ہوتے رہتے تھے۔حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوششوں سے امرتسر ہی سے ''الفقیہ'' کے نام سے ہفت روزہ جاری ہوا جس میں ان اعتراضات کے جوابات نہایت تحقیق ومتانت سے دیے جاتے تھے۔اس جریدے کے علاوہ دیگر مؤقر جرائد میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔آپ عالم شریعت اور شیخ طریقت ہونے کے ساتھ ساتھ مقبول ترین مقرر بھی تھے۔وعظ وارشاد میں اپنا ایک مخصوص اسلوب رکھتے تھے۔

حضرت فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پنجاب کے اطراف واکناف کے علاوہ کلکتہ اور بمبئی وغیرہ مقامات تک سنیت وحنفیت کا پیغام پہنچایا۔آل انڈیا سنی کانفرنس

بنارس کے تاریخی اجلاس میں شرکت فرمائی اور تحریک پاکستان کی حمایت میں جگہ جگہ تقریریں کیں اور مسلمانوں کو مسلم لیگ کی حمایت و معاونت پر تیار کیا۔

آپ نے تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ فرمائی، چند تصانیف یہ ہیں:

﴿۱﴾ تائید الامام (حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ کی تالیف الرد علی ابی حنیفۃ کا محققانہ رد)

﴿۲﴾ نماز حنفی مدلل ﴿۳﴾ صداقت الاحناف

﴿۴﴾ کتابُ التراویح ﴿۵﴾ ضرورتِ فقہ

﴿۶﴾ کشفُ الغطاء ﴿۷﴾ اربعین نبویہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۹۰ سال کی عمر میں ۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ دورے والی مسجد کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ (ضیا کوٹ) میں آپ کا مزارِ پُر انوار ہے۔

اللہ عزوجل کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

# فهرس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

# پہلی نظر

اس دور پرفتن میں بدامنی و بے چینی کا پورے عالم پر تسلط ہے اور انسان اپنی بدعملیوں کے باعث انتہائی کرب و پریشانی کی گرفت میں آچکا ہے۔ اس مصیبت کی بڑی اور حقیقی وجہ خوف خداعزوجل کا فقدان اور اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے روگردانی ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے بعد نبی تو کوئی پیدا نہیں ہوسکتا، ہاں اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا سلسلہ جاری ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی امت میں ایسے ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا ہوئے جن کا وجود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے کامل اتباع کی بدولت ہم جیسے بدعملوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ ان اللہ والوں کے اخلاق اور ان کی سیرت کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا اور اسے اپنانا مسلمانوں کے دین و دنیا کو سنوارنے کے لیے ایک کامیاب علاج ہے۔ ان اللہ والوں نے اپنی زندگیاں کس رنگ میں گزاریں، ان کے دن رات کیسے بسر ہوتے رہے، ان کا ایک ایک لمحہ کس طرح گزرتا رہا، ان باتوں کا جواب دل کے کانوں سے سنا جائے اور پھر اسے اپنا دستور العمل بنالیا جائے تو یقیناً ہماری یہ جملہ پریشانیاں دور ہوسکتی ہیں اور رنج و مصائب میں گھری ہوئی دنیا حقیقی مسرتوں اور سچی خوشیوں سے پھر آشنا ہوسکتی ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد دو ایسی چیزیں ہیں جن کا خیال رکھنا انسان کے لیے بہرحال ضروری ہے اور ان میں سے کسی ایک سے بھی غفلت برتنا دین و دنیا کے

نقصان کا موجب ہے۔مگرافسوس کہ آج کل حقوق اللہ اورحقوق العباد ان دونوں ہی سے غفلت برتی جارہی ہے۔جس کا بھیانک نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ امن وچین عنقا ہے اور بدامنی و بے چینی عام ہے۔اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی میں ہروقت سرگرم رہتے تھے اوران کی مبارک زندگیوں میں ایک لمحہ بھی ایسانہیں نظرآتا جوان سے غفلت میں گزرا ہو۔

والدی المعظم فقیہ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس موضوع پر بھی قلم اٹھایا اوران اللہ والوں کے اخلاق اوران کے مبارک حالات کومختصر طور پر جمع فرما کر مسلمانوں کے لیے ایک بہترین روحانی تحفہ تیار فرمادیا ہے۔میں درخواست کرتا ہوں کہ اسے بار بار پڑھیے اور پڑھایئے ، سنیے اور سنایئے ۔اپنے بچوں کوبھی سمجھایئے اور ان مبارک اخلاق کواپنایئے۔خداتعالیٰ مجھے اورآپ کوان اللہ والوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

ابوالنورمحمد بشیر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اس زمانہ میں جبکہ الحاد وزندقہ دن بدن ترقی پر ہے۔کفرو بے دینی کا زور ہے، سچے مسلمان سلف صالحین کے متبع خال خال نظر آتے ہیں۔کور باطنوں نے اسلام کو بازیچۂ اطفال بنارکھا ہے،اپنے اپنے خیال سے اسلام کوکسی نے کچھ سمجھ رکھا ہے کسی نے کچھ،کوئی تو محض ہمدردی کو اسلام سمجھتا ہے،کوئی بے دینوں سے مل جل کر رہنے میں اتفاق اوراسی کوخلاصۂ اسلام سمجھ کر علمائے دین ومشائخ امت پرتفرقہ بازی کا الزام لگا تا ہے۔کوئی داڑھی منڈانے اورانگریزی ٹوپی پہننے میں اسلام کی ترقی سمجھتا ہے۔کوئی مستورات کی بے پردگی میں اپنا عروج جانتا ہے۔غرض کہ مذہب کو دنیا سے نیست ونابود کرنے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہیں۔میں نے بحکم ”اَلدِّیۡنُ النَّصِیۡحَۃُ“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان،باب بیان الدین النصیحۃ،الحدیث:٥٥،ص٤٧) اپنے دینی بھائیوں کی ہدایت کے لئے ارادہ کیا کہ صالحین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا عملدرآمد، ان کا طریقہ،اُن کے اخلاق لکھوں تاکہ سچے مسلمانوں کا طریقہ پیش نظر رہے اور ہم کوشش کریں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ان بزرگانِ دین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے قدم بقدم چلنے کی توفیق دے اور ہماری عادات ، ہمارے اخلاق ، ہمارا تمدن بعینہ وہ ہو جو اُن حضرات کا تھا اور جس شخص کو ہم اس کے برخلاف دیکھیں ، وہ کیسا ہی لیکچرار، کیسا ہی لیڈر ہو، اس کی صحبت کو ہم قاتل سمجھیں۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ

# اتباعِ قرآن وسنّت

سلف صالحین کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ وہ ہر امر میں قرآن وسنت کا اتباع کیا کرتے تھے اوراس کے خلاف کوالحاد وزندقہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "**تنبیہ المغترین**" میں سیدالطائفہ جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

کتابنا ھذا یعنی القراٰن سید الکتب واجمعھا وشریعتنا اوضح الشرائع وادقھا وطریقتنا یعنی طریقۃ اھل التصوف مشیدۃ بالکتاب والسنۃ فمن لم یقرأ القراٰن ویحفظ السنۃ ویفھم معانیھما لا یصح الاقتداء بہ۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،شروعہ فی المقصود،ص۱۸)

کہ ہماری کتاب قرآن شریف سب کتابوں کی سردار وجامع ہے اور ہماری شریعت سب شریعتوں سے واضح اورادق ہے اوراہل تصوف کا طریق قرآن وسنت کے ساتھ مضبوط کیا گیا ہے۔ جو شخص قرآن وسنت نہ جانتا ہو، نہ اُن کے معانی سمجھتا ہو، اس کی اقتداء صحیح نہیں، یعنی اسے اپنا پیشوا بنانا جائز نہیں۔

اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے احباب سے فرمایا کرتے تھے: اگر تم کسی آدمی کو ہوا میں چار زانو بیٹھا دیکھو تو اس کا اتباع نہ کرو تاوقتیکہ امر ونہی میں اس کی جانچ نہ کرلو۔ اگر اسے دیکھو کہ وہ امرالٰہی پر کاربند اور نواہی سے پرہیز کرتا ہے، تو اس کو سچا جانو اور اس کا اتباع کرو۔ اگر ایسا نہ ہو تو اس سے پرہیز رکھو۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،شروعہ فی المقصود،ص۱۸)

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسا شخص میرے پاس آیا جس کے ساتھ اس کے معتقدین کی ایک جماعت تھی، وہ شخص بے علم تھا۔ اس کو فنا و بقا میں کوئی ذوق حاصل نہ تھا۔ میرے پاس چند روز ٹھہرا میں نے اُسے ایک دن پوچھا کہ وضو اور نماز کی شرطیں بتاؤ کیا ہیں؟ کہنے لگا: میں نے علم حاصل نہیں کیا۔ میں نے کہا: بھائی قرآن و سنت کے ظاہر پر عبادات کا صحیح کرنا لازم ہے جو شخص واجب اور مستحب، حرام اور مکروہ میں فرق نہیں جانتا وہ تو جاہل ہے اور جاہل کی اقتداء نہ ظاہر میں درست ہے نہ باطن میں۔ اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور چلا گیا اللہ تعالٰی نے مجھے اس کے شر سے بچالیا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، شروعہ فی المقصود، ص ۱۹ ملخصاً)

معلوم ہوا جو لوگ تصوف کو قرآن و سنت کے خلاف سمجھتے ہیں، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ بلکہ تصوف میں اتباع قرآن و سنت نہایت ضروری امر ہے۔ کیونکہ قوم کی اصطلاح میں صوفی وہی شخص ہے جو عالم ہو کر اخلاص کے ساتھ اپنے علم پر عمل کرے۔ ہاں حضرات مشائخ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اپنے ارادت مندوں کو مجاہدات و ریاضات کی ہدایت کرتے ہیں جو عین اتباعِ شریعت ہے۔ متقدمین میں ایسے لوگ بھی تھے کہ جب کسی امر میں ان کو کتب شرعیہ میں کوئی دلیل نہ ملتی تھی تو وہ جناب رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مقدس جناب میں اپنے دلوں کے ساتھ متوجہ ہوتے اور بارگاہ عالیہ میں پہنچ کر اس مسئلہ کو دریافت کرلیا کرتے تھے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے ارشاد پر عمل کرلیا کرتے تھے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ انّ مثل ذلك خاصٌ باکابر الرجال کہ یہ بات اکابر کے لئے خاص ہے۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، شروعہ فی المقصود، ص ۲۰ ملتقطًا)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ اتبع طرق الهدی

ولا یضرك قلة السالكین وایاك وطرق الضلالة ولا تغتر بكثرة السالكین۔

(نزهة الناظرین للشیخ تقی الدین عبد الملك، كتاب الایمان،باب الاعتصام بالكتاب والسنة،ص ۱۱)

یعنی ہدایت کا طریقہ اختیار کرو اس پر چلنے والے تھوڑے بھی ہوں تو بھی مضر نہیں اور گمراہی کے راستوں سے بچو گمراہی پر چلنے والے بہت ہوں تو بھی مفید نہیں۔

**ابو یزید بسطامی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: لو نظرتم الی رجل اعطی من الكرامات حتی تربع فی الھواء فلا تغتروا به حتی تنظروا كیف تجدونه عند الامر والنھی وحفظ الحدود واداء الشریعة۔

(نزهة الناظرین للشیخ تقی الدین عبد الملك، كتاب الایمان،باب الاعتصام بالكتاب والسنة،ص ۱۱)

یعنی اگر تم دیکھو کہ ایک شخص جسے یہاں تک کرامات دی گئی ہیں کہ وہ ہوا پر چار زانو بیٹھے تو اس کے دھوکے میں نہ آؤ یہاں تک کہ دیکھو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے امر و نہی وحفظ حدود اور ادائے شریعت میں کیسا ہے۔

**سید الطائفہ جنید بغدادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: الطرق كلھا مسدودة الا علی من اقتفی اثر الرسول وقال من لم یحفظ القران ولم یكتب الحدیث لا یقتدی به فی ھذا الامر لان علمنا مقید بالكتاب والسنة۔

(نزهة الناظرین للشیخ تقی الدین عبد الملك، كتاب الایمان،باب الاعتصام بالكتاب والسنة،ص ۱۱)

کہ سب راستے بند ہیں مگر جو شخص رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کرے اور فرمایا کہ جس شخص نے قرآن یاد نہ کیا ہو اور نہ حدیث لکھی ہو اس کی اقتداء اس امر میں نہ کی جائے گی کیونکہ ہمارا علم قرآن وحدیث کے ساتھ مقید ہے۔**ابو سعید خراز** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو باطن ظاہر شرع کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔

(نزهة الناظرین، كتاب الایمان،باب الاعتصام بالكتاب والسنة،ص ۱۱)

**حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:**

(الصوفی) هو الذی لا یطفیٔ نور معرفته نور ورعه ولا یتکلم بباطن فی علم ینقضه علیه ظاهر الکتاب ولا تحمله الکرامات علی هتك محارم اللّٰه تعالیٰ.

(وفیات الاعیان،حرف السین المهملة،ابوالحسن سری بن مغلس،ج۲،ص۲۹۹)

کہ صوفی وہ شخص ہے جس کی معرفت کا نور اس کی پرہیز گاری کے نور کو نہ بجھائے یعنی اوامر پر اس کا عمل ہو اور نواہی سے بچتا ہو اور کوئی باطن کی ایسی بات نہ کرے جس کو ظاہر قرآن توڑتا ہو اور کرامات اسے اللہ عزوجل کی محرمات کی ہتک پر برانگیختہ نہ کریں۔ حاصل یہ ہے کہ وہ شریعت کا سچا و پکا تابعدار ہو۔

ایک شخص جس کی زیارت کے لئے دور دور سے لوگ آتے تھے وہ بڑا مشہور زاہد تھا۔ اس کی شہرت کی خبر سن کر حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے بعض احباب کو فرمایا: قم بنا حتی ننظر الی هذا الرجل الذی قد شهر نفسه بالولایة۔ کہ آؤ ہم اس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا ہے۔ جب آپ اس کے پاس گئے اور وہ گھر سے باہر نکلا اور مسجد میں داخل ہوا تو اس نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا، تو حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کا یہ فعل دیکھ کر بغیر ملاقات واپس چلے آئے اور اس کو سلام بھی نہ کیا اور فرمایا: هذا غیر مامون علی ادب من آداب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فکیف ما مونا علی مایدعیه.

(الرسالة القشیریة،باب فی ذکر مشایخ هذه الطریقة،ابویزید بن طیفور بن عیسی البسطامی،ص۳۸)

کہ یہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب میں سے ایک ادب کا بھی امین نہیں تو ولایت جس کا یہ دعویٰ کرتا ہے اس کا امین کیسے ہو سکتا ہے۔

یہاں سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حضرات مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کس قدر شریعت کے پابند تھے۔ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکا ہے تو آپ نے فرمایا: "لا یصلی لکم" کہ یہ تمہاری جماعت نہ کرائے۔ اُس نے پھر جماعت کرانے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے اس کو منع کیا اور اس کو خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمہارے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا تو آپ نے فرمایا: ہاں (میں نے منع کیا ہے) انک قد اذیت اللّٰہ و رسولہ کہ تو نے (قبلہ کی طرف تھوک کر) اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ایذا دی۔ (ابوداؤد)

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الثالث، الحدیث: ٧٤٧، ج ١، ص ١٥٦)

یہاں سے معلوم کرلینا چاہیے کہ دین میں ادب کی کس قدر ضرورت ہے اور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبلہ شریف کی بے ادبی کرنے کے سبب منع فرمایا کہ "یہ شخص نماز نہ پڑھائے"۔ جو شخص سر سے پاؤں تک بے ادب ہو، سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں گستاخ ہو، ائمہ دین کی بے ادبی کرتا ہو، حضرات مشائخ پر طرح طرح کے تمسخر کرے، ایسا شخص امام بننے کا شرعاً حق رکھتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ربما تقع فی قلبی النکتۃ من نکت القوم ایاما فلا اقبل منہ الا بشاھدین عدلین الکتاب و السنۃ.

(الرسالۃ القشیریۃ، باب فی ذکر مشایخ ھذہ الطریقۃ، ابو سلیمان عبدالرحمٰن بن عطیۃ الدارانی، ص ٤١)

کہ بسا اوقات میرے دل میں کوئی نکتہ نکتوں میں سے واقع ہوتا ہے تو میں

قبول نہیں کرتا جب تک قرآن وحدیث دوشاہد اس کے مثبت نہ ہوں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامات میں سے ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و افعال و اوامر وسنن میں ان کی متابعت کی جائے۔

(الرسالة القشيرية، باب فی ذکر مشايخ هذه الطريقة، ابو الفيض ذوالنون مصری، ص ٢٤)

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عالم رویا میں زیارت کی۔ آپ نے فرمایا: اے بشر! هل تدری لم رفعك الله تعالیٰ من بين اقرانك. کہ تو جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ہم عصروں پر تجھے کیوں رفعت دی؟ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں نے نہیں جانا۔ آپ نے فرمایا:

"باتباعك لسنتی و خدمتك للصالحين و نصيحتك لا خوانك و محبتك لاصحابی و اهل بيتی وهو الذی بلغك منازل الابرار."

(الرسالة القشيرية، باب فی ذکر مشايخ هذه الطريقة، ابو نصر بشر بن الحارث الحافی، ص ٣١)

میری سنت کی اتباع کے سبب اور صالحین کی خدمت اور برادرانِ اسلام کو نصیحت کرنے کے سبب اور میرے اصحاب واہل بیت کی محبت کے سبب اللہ تعالیٰ نے تجھے پاک لوگوں کے مرتبہ میں پہنچایا۔ (الیٰ ههنا منقول من رسالة القشيری)

اب سوچنا چاہیے کہ یہ لوگ علماء طریقت ومشائخ ملت وکبرائے حقیقت ہیں اور یہ سب کے سب شریعت محمدی کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنے باطنی علوم کو ملت حنفیہ وسیرت احمدیہ کے تابع رکھنا لازم سمجھتے ہیں تو اب وہ جہلاء قوم جو شریعت کی بالکل پابندی نہیں کرتے، نماز روزہ پر تمسخر اڑاتے ہیں، داڑھیاں چٹ کرا کے رات دن

بھنگ اور چرس پیتے ہیں اور اپنے آپ کو خدا رسیدہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شرع کی اور فقیر کی قدیم سے مخالفت چلی آئی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ظاہری علم کے ترک سے وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے وغیرہ ذالك من الخرافات، ہرگز ہرگز درجۂ ولایت کو نہیں پہنچ سکتے ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز لازم ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست    پس بہر دستے نباید داد دست

اور یہ بھی معلوم ہوگیا کہ طریق اہل اللہ مطابق شریعت ہے اور جو لوگ شریعت کے پورے پورے تابعدار ہیں وہی اللہ عزوجل کے اولیاء اور مقبول ہیں اور طریقت اسی شریعت کا نام ہے لیکن یاد رہے کہ اولیائے کرام و مشائخ عظام جو کتاب و سنت کا اتباع کرتے تھے تو بتوسط مجتہد کرتے تھے۔ کوئی ان میں سے جو کہ مجتہد نہ تھا، غیر مقلد نہ ہوا، چنانچہ درمختار میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم ادہم، حضرت شقیق بلخی، معروف کرخی، ابو یزید بسطامی، حضرت فضیل بن عیاض، حضرت داود طائی، حضرت ابو حامد اللفاف، خلف بن ایوب، حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت وکیع بن الجراح اور حضرت ابوبکر وراق وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بہت سے اولیاء کرام حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذہب پر ہوئے ہیں۔ (درمختار ص ۶)

(الدرالمختار، المقدمۃ ج ۱، ص ۱۴۰)

ہمہ شیراں جہاں بستہ ایں سلسلہ اند    روبہ از حیلہ چساں بگسلید ایں سلسلہ را

# اخلاص

سلف صالحین کی عادت مبارکہ میں اخلاص تھا۔ وہ ہر ایک عمل میں اخلاص کو مدنظر رکھتے تھے اور ریا کا شائبہ بھی ان کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ کوئی عمل بجز اخلاص مقبول نہیں۔ وہ لوگوں میں زاہد عابد بننے کے لئے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ انہیں اس بات کی کچھ پرواہ نہ ہوتی تھی کہ لوگ انہیں اچھا سمجھیں گے یا برا۔ ان کا مقصود محض رضائے حق سبحانہ وتعالیٰ ہوتا تھا۔ ساری دنیا ان کی نظروں میں ہیچ تھی وہ جانتے تھے کہ اخلاص کے ساتھ عمل قلیل بھی کافی ہوتا ہے، مگر اخلاص کے سوا رات دن بھی عبادت کرتا رہے تو کسی کام کی نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب یمن بھیجا تو فرمایا: اخلص دينك يكفك العمل القليل.

(المستدرك على الصحيحين، كتاب الرقاق،الحديث:٧٩١٤،ج٥،ص ٤٣٥)

کہ اپنے دین میں اخلاص کر تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔ (حاکم) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ناظرین سے مخفی نہیں کہ ایک لڑائی میں ایک کافر پر آپ نے قابو پالیا۔ اس نے آپ کے منہ مبارک پر تھوک دیا تو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ حیران رہ گیا کہ یہ بات کیا ہے؟ بجائے اس کے کہ انہیں غصّہ آتا اور مجھے قتل کر دیتے انہوں نے چھوڑ دیا ہے۔ حیران ہو کر پوچھتا ہے تو آپ فرماتے ہیں ؎

گفت من تیغ از پئے حق مے زنم  بندۂ حقم نہ مامور تنم

شیر حقم نیستم شیر ہوا  فعل من بر دین من باشد گواہ

کہ میں نے محض رضائے حق کے لئے تلوار پکڑی ہے میں خدا کے حکم کا بندہ

ہوں اپنے نفس کے بدلہ کے لئے مامورنہیں ہوں۔میں خدا کا شیر ہوں اپنی خواہش کا شیرنہیں ہوں۔چونکہ میرے منہ پرتونے تھوکا ہے اس لئے اب اس لڑائی میں نفس کا دخل ہوگیا اخلاص جاتا رہا،اس لئے میں نے تجھے چھوڑ دیا ہے کہ میرا کام اخلاص سے خالی نہ ہو ۔

چونکہ در آمد علتے اندر غزا　　　تیغ را دیدم نہاں کردن سزا

جب اس جنگ میں ایک علّت پیدا ہوگئی جو اخلاص کے منافی تھی تو میں نے تلوار کا روکنا ہی مناسب سمجھا۔وہ کافر حضرت کا یہ جواب سن کر مسلمان ہوگیا۔اس پر مولانا رومی فرماتے ہیں ۔

بس خجستہ معصیت کاں مرد کرد　　　نے زخارے بر دمد اوراق ورد

وہ تھوکنا اس کے حق میں کیا مبارک ہوگیا کہ اسے اسلام نصیب ہوگیا۔اس پر مولانا تمثیل بیان فرماتے ہیں کہ جس طرح کانٹوں سے گل سرخ کے پتے نکلتے ہیں اسی طرح اس کے گناہ سے اسے اسلام حاصل ہوگیا۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: ”من طلب الدنیا بعمل الآخرۃ نکس اللہ قلبہ و کتب اسمہ فی دیوان اھل النار“

(تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للہ تعالیٰ،ص ۲۳)

جو شخص آخرت کے عمل کے ساتھ دنیا طلب کرے۔خدا تعالیٰ اس کے دل کو الٹا کر دیتا ہے اور اس کا نام دوزخیوں کے دفتر میں لکھ دیتا ہے۔حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ قول اس آیت سے ماخوذ ہے جو حق تعالیٰ نے فرمایا:

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا ۙ وَ مَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ (پ۲۵،الشوریٰ:۲۰)

کہ جو شخص (اپنے اعمال صالح میں) دنیا چاہے ہم دنیا سے اتنا جتنا کہ اس کا مقرر ہے دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کے لئے کوئی حصّہ نہیں

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ وہ یہاں تک اخلاص کی کوشش کرتے تھے کہ ہمیشہ جماعت کی صفِ اول میں شامل ہوتے ،ایک دن اتفاقاً آخری صف میں کھڑے ہوئے اور دل میں خیال آیا کہ آج لوگ مجھے آخری صف میں دیکھ کر کیا کہیں گے۔اس خیال کے سبب لوگوں سے شرمندہ ہوگئے یعنی یہ خیال آیا کہ پچھلی صف میں لوگ دیکھ کر کہیں گے کہ آج اس کو کیا ہوگیا ہے کہ پہلی صف میں نہیں مل سکا۔ اس خیال کے آتے ہی یہ سمجھا کہ میں نے جتنی نمازیں پہلی صف میں پڑھی ہیں اس میں لوگوں کے لئے نمائش مقصود تھی۔توتیس سال کی نمازیں قضا کیں۔

(کیمیائے سعادت، رکن چھارم، اصل پنجم، ج۲، ص۸۷۶)

حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے:"اخلصی تتخلص" اے نفس!اخلاص کر! تاکہ تو خلاصی پائے۔آپ نے یہ بھی فرمایا: " المخلص من یکتم حسناته کما یکتم سیئاته " مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو بھی ایسے ہی چھپائے جیسے کہ اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے فرمایا: یٰبنی لا تتعلم العلم الا اذا نویت العمل به والا فهو وبال علیك یوم القیٰمة.

(تنبیه المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصهم للّٰه تعالیٰ،ص۲۳)

اے میرے بیٹے !علم پڑ اگر عمل کی نیت ہوتو پڑھو ورنہ وہ علم قیامت کے دن تم پر وبال ہوگا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے: تتكلمين بكلام الصالحين القانتين العابدين و تفعلين فعل الفاسقين المنافقين المرائين واللّٰه ما هذه صفات المخلصين.

(تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ،ص۲۳)

اے نفس! تو باتیں تو ایسی کرتا ہے جیسے بڑا ہی کوئی صالح، عابد، زاہد ہے لیکن تیرے کام ریاکاروں، فاسقوں، منافقوں کے ہیں۔ خدا کی قسم! مخلص لوگوں کی یہ صفات نہیں کہ ان میں باتیں ہوں اور عمل نہ ہو۔ خیال فرمایئے، امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ شخص ہیں جنہوں نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دودھ پیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خرقہ خلافت پہنا۔ سلسلہ چشتیہ قادریہ اور سہروردیہ کے شیخ ہوئے۔ مگر نفس کو ہمیشہ ایسے ہی جھڑکا کرتے تھے تاکہ اس میں ریا نہ پیدا ہو۔ ایک ہم بھی ہیں بدنام کنندہ نکونامے چند کہ ہم اپنی ریاکاریوں کو عین اخلاص سمجھتے ہیں۔

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ آدمی مخلص کس وقت ہوتا ہے۔ فرمایا: جب عبادت الٰہی میں خوب کوشش کرے اور اس کی خواہش یہ ہو کہ لوگ میری عزت نہ کریں۔ جو عزت کہ لوگوں کے دلوں میں ہے وہ بھی جاتی رہے۔

(تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ،ص۲۳)

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ انسان کب مخلص ہوتا ہے۔ فرمایا: جب شیر خوار بچہ کی طرح اس کی عادت ہو۔ شیر خوار بچہ کی کوئی تعریف کرے تو اسے خوش نہیں لگتی اور مذمت کرے تو اسے بری نہیں معلوم ہوتی جس طرح وہ اپنی مدح اور ذم سے بے پرواہ ہوتا ہے اسی طرح انسان جب مدح و ذم کی پرواہ نہ کرے تو مخلص کہا جا سکتا ہے۔ (تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ،ص۲۴)

حضرت ابوالسائب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ یہاں تک اخلاص کا خیال رکھتے تھے کہ اگر قرآن یا حدیث کے سننے سے ان کو رقت طاری ہو جاتی اور آنکھوں میں پانی بھر آتا تو آپ فوراً اس رونے کو تبسم کی طرف پھیر دیتے۔

(تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ،ص ٢٤)

یعنی ہنس پڑتے اور ڈرتے کہ رونے میں ریا نہ ہو جائے۔ آج ہم خواہ مخواہ وعظ میں تقریر میں رونی صورت بناتے ہیں کہ لوگ سمجھیں کہ یہ حضرت بڑے نرم دل اور خدا خوف والے ہیں۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

ابو عبداللہ انطاکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ریاکار کو حکم ہوگا کہ جس شخص کے دکھانے کے لئے تو نے عمل کیا اس کا اجر اسی سے مانگ۔

(تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ،ص ٢٤)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: من ذم نفسه فی الملإ فقد مدحها و ذالك من علامات الرياء.

(تنبیہ المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ،ص ٢٥)

کہ جو شخص مجالس میں اپنے نفس کی مذمت کرے تو اس نے گویا مدح کی اور یہ ریا کی علامت سے ہے۔ یہاں سے ان واعظوں اور لیکچراروں کو عبرت حاصل کرنا چاہیے جو اسٹیج پر کھڑے ہوتے اپنی مذمت کرتے ہیں کہ ان حضرات کے سامنے کیا جرأت رکھتا ہوں کہ بولوں، میں ان کے سامنے ہیچ ہوں، یہ ہوں، وہ ہوں۔ یہ مذمت نہیں بلکہ حقیقت میں اپنی تعریف کرنا ہے۔ بزرگانِ دین اس کو بھی ریا پر محمول فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی بھائی کو اس کے نفلی روزوں کے متعلق نہ پوچھو کہ تیرا روزہ ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر اس نے کہا کہ میں روزہ دار ہوں تو اس کا دل خوش ہوگا اور وہ خیال کرے گا کہ میری عبادت کا اس کو پتا لگ گیا ہے۔ اگر وہ بولا کہ میرا روزہ نہیں تو وہ غمناک ہوگا اور اسے شرم آئے گی کہ میرا روزہ نہیں اور اس شخص کو میری نسبت جو حسنِ ظن ہے جاتا رہے گا۔ یہ خوشی اور غمی دونوں ہی علاماتِ ریا سے ہیں اور اس میں اس مسئول کو فضیحت ہے کہ صرف تمہارے پوچھنے کے سبب وہ ریا میں مبتلا ہوا۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۵)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کعبہ کا طواف کرتا ہے اور وہ خراسان کے لوگوں کے لئے ریا کرتا ہے لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ طواف کرنے والا اس بات کی محبت رکھتا ہے کہ اہل خراسان مجھے دیکھیں اور یہ خیال کریں کہ یہ شخص مکّہ شریف کا مجاور ہے اور ہر وقت طواف و سعی میں رہتا ہے بڑا اچھا ہے۔ جب اس نے یہ خیال کیا تو اس طواف میں اخلاص جاتا رہا۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۵)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ادرکنا النّاس وھم یراؤون بما یعملون فصاروا الآن یراؤون بما لا یعملون

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۵)

کہ ہم نے ایسے لوگوں کو پایا کہ وہ عملوں میں ریا کرتے تھے یعنی عمل کرتے تھے اور اس میں ریا ہوتا تھا لیکن آج ایسی حالت ہوگئی ہے کہ لوگ ریا کرتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے یعنی کرتے کچھ نہیں محض ریا ہی ریا ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: جوشخص اس امر کی محبت رکھے کہ لوگ میرا ذکر خیر کریں اس نے نہ اخلاص کیا نہ تقویٰ۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۵)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نیت صالحہ بکثرت کیا کرو کہ نیت صالحہ میں ریا کی گنجائش نہیں۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ۲۶)

حضرت ابو داود طیالسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ عالم کو لازم ہے کہ جب کوئی کتاب لکھے اس کی نیت میں دین کی نصرت کا ارادہ ہو یہ ارادہ نہ ہو کہ عمدہ تالیف کے سبب لوگ مجھے اچھا سمجھیں۔ اگر یہ ارادہ کرے گا تو اخلاص جاتا رہے گا۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۶)

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ریا کار کی تین علامتیں ہیں جب اکیلا ہو تو عبادت میں سستی کرے اور نوافل بیٹھ کر پڑھے اور جب لوگوں میں ہو تو سستی نہ کرے بلکہ عمل زیادہ کرے اور جب لوگ اس کی مدح کریں تو عبادت زیادہ کرے، اگر لوگ مذمت کریں تو چھوڑ دے۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۷)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو عمل میں نے ظاہر کردیا ہے میں اس کو شمار میں نہیں لاتا یعنی اس کو کالعدم سمجھتا ہوں کیونکہ لوگوں کے سامنے اخلاص حاصل ہونا مشکل ہے۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۷)

حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسا لباس پہنتے تھے کہ ان کے احباب کے سوا کوئی ان کو پہچان نہیں سکتا تھا کہ یہ عالم ہیں اور فرمایا کرتے تھے کہ مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو ایسا چھپائے جیسے برائیوں کو چھپاتا ہے۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۷)

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ حرم شریف میں ایک بہت بڑے حلقہ درس میں حدیث کا املاء فرمارہے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قریب ہوکران کے کان میں کہا کہ اگر تیرا نفس تجھے عُجب میں ڈالے یعنی اگر نفس کو یہ بات پسندیدہ معلوم ہوتی ہے تو تو اس مجلس سے اُٹھ کھڑا ہو اسی وقت حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

(تنبیه المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصهم للّٰه تعالیٰ،ص ۲۷)

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ میں تشریف لے گئے تو آپ کے حلقۂ درس کو دیکھ کر فرمانے لگے: اگر یہ حلقہ کسی صحابی کا ہوتا تو میں اپنے نفس پر عجب سے بے خوف نہ ہوتا۔

(تنبیه المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصهم للّٰه تعالیٰ،ص ۲۷)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حدیث کی املاء کے لئے اکیلے بیٹھتے تو نہایت خائف اور مرعوب بیٹھتے۔ اگر ان کے اوپر سے بادل گزرتا تو خاموش ہوجاتے اور فرماتے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اس بادل میں پتھر نہ ہوں جو ہم پر برسائے جائیں۔

(تنبیه المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصهم للّٰه تعالیٰ،ص ۲۷)

ایک شخص حضرت اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ میں ہنسا تو آپ نے اس کو جھڑکا اور اُٹھا دیا اور فرمایا کہ تو علم طلب کرتا ہوا ہنستا ہے جس علم کے طلب کے لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے مکلّف فرمایا۔ پھر آپ نے دو ماہ تک اس کے ساتھ کلام نہ کیا۔

(تنبیه المغترّین،الباب الاوّل،اخلاصهم للّٰه تعالیٰ،ص ۲۸)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہا گیا کہ آپ کیوں ہمارے ساتھ

بیٹھ کر حدیثیں بیان نہیں کرتے۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو اس بات کا اہل نہیں سمجھتا کہ تمہیں حدیثیں بیان کروں اور اپنے نفس کو بھی اہل نہیں سمجھتا کہ تم میرے جیسے شخص سے حدیثیں سنو۔ (تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب قرآن کی تفسیر بیان کرنے سے فارغ ہوتے تو فرمایا کرتے کہ اس مجلس کو استغفار کے ساتھ ختم کرو۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۲۸)

یعنی مجلس کے ختم ہونے پر بہت استغفار کرتے۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: العمل لاجل الناس ریاء و ترك العمل لاجل الناس شرك و الاخلاص ان یعافیك اللّٰہ منھما۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۳۱)

کہ لوگوں کے واسطے عمل کرنا ریا ہے اور لوگوں کے لئے عمل چھوڑ دینا شرک ہے اور اخلاص یہ ہے کہ ان دونوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے، نہ لوگوں کے دکھانے کے لئے عمل کرے نہ لوگوں کے ہونے کے سبب چھوڑے۔ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ترک عمل برائے مردمان یہ ہے کہ جہاں لوگ تعریف کرنے والے ہوں وہاں تو عمل کرے اور جہاں نہ ہوں چھوڑ دے۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۳۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو فرمایا کرتے تھے: جب تم روزہ رکھو تو سر اور داڑھی کو تیل لگاؤ اور اپنی حالت ایسی رکھو کہ کوئی معلوم نہ کر سکے کہ یہ روزہ دار ہے۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۳۲)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کوئی شخص اس شخص سے زیادہ بے عقل نہیں دیکھا جو اپنے نفس کی برائی کو جانتا ہے پھر وہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے عالم وصالح سمجھیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص کانٹے بوتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس میں کھجوروں کا پھل لگے۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۳۲، ملتقطا)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سجدہ میں رو رہا ہے فرمایا: نعم ھذا لو کان فی بیتك حیث لا یراك الناس۔

(تنبیہ المغترّین، الباب الاوّل، اخلاصھم للّٰہ تعالیٰ، ص ۳۲، ملتقطا)

یعنی یہ اچھا کام ہے اگر گھر میں ہوتا جہاں لوگ نہ دیکھتے۔

## حکایت

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ احیاء العلوم میں نقل کرتے ہیں کہ ایک عابد کو جو کہ عرصہ دراز سے عبادتِ الٰہی میں مشغول تھا لوگوں نے کہا کہ یہاں ایک قوم ہے جو ایک درخت کی پرستش کرتی ہے۔ عابد سن کر غضب میں آیا اور اس درخت کے کاٹنے پر تیار ہو گیا۔ اس کو ابلیس ایک شیخ کی صورت میں ملا اور پوچھا کہ کہاں جاتا ہے؟ عابد نے کہا کہ میں اس درخت کے کاٹنے کو جاتا ہوں جس کی لوگ پرستش کرتے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ تو فقیر آدمی ہے تجھے ایسی کیا ضرورت پیش آگئی کہ تو نے اپنی عبادت اور ذکر وفکر کو چھوڑا اور اس کام میں لگ پڑا۔ عابد بولا کہ یہ بھی میری عبادت ہے۔ ابلیس نے کہا کہ میں تجھے ہرگز درخت کاٹنے نہیں دوں گا۔ اس پر دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔

عابد نے شیطان کو نیچے ڈال لیا اور سینہ پر بیٹھ گیا۔ ابلیس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے میں تیرے ساتھ ایک بات کرنا چاہتا ہوں، وہ ہٹ گیا تو شیطان نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تم پر اس درخت کا کاٹنا فرض نہیں کیا اور تو خود اس کی پوجا نہیں کرتا پھر تجھے کیا ضرورت ہے کہ اس میں دخل دیتا ہے۔ کیا تو نبی ہے یا تجھے خدا نے حکم دیا ہے؟ اگر خدا کو اس درخت کا کاٹنا منظور ہے تو کسی اپنے نبی کو حکم بھیج کر کٹوا دے گا۔ عابد نے کہا: میں ضرور کاٹوں گا پھر ان دونوں میں جنگ شروع ہوگئی عابد اس پر غالب آ گیا اس کو گرا کر اس کے سینہ پر بیٹھ گیا۔

ابلیس عاجز آ گیا اور اس نے ایک اور تدبیر سوچی اور کہا کہ میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میرے اور تیرے درمیان فیصلہ کرنے والی ہو اور وہ تیرے لئے بہت بہتر اور نافع ہے۔ عابد نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے تو میں تجھے بتاؤں۔ اس نے چھوڑ دیا تو ابلیس نے بتایا کہ تو ایک فقیر آدمی ہے تیرے پاس کوئی شے نہیں لوگ تیرے نان ونفقہ کا خیال رکھتے ہیں، کیا تو نہیں چاہتا کہ تیرے پاس مال ہو اور تو اس سے اپنے خویش و اقارب کی خبر رکھے اور خود بھی لوگوں سے بے پرواہ ہو کر زندگی بسر کرے؟ اس نے کہا: ہاں یہ بات تو دل چاہتا ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ اس درخت کے کاٹنے سے باز آ جا، میں ہر روز ہر رات کو تیرے سر کے پاس دو دینار رکھ دیا کروں گا سویرے اُٹھ کر لے لیا کر، اپنے نفس پر اپنے اہل و عیال پر اور دیگر اقارب و ہمسایوں پر خرچ کیا کر تیرے لئے یہ کام بہت مفید اور مسلمانوں کے لئے بہت نافع ہوگا۔ اگر یہ درخت تو کاٹے گا تو اس کی جگہ اور درخت لگا لیں گے تو اس میں کیا فائدہ ہوگا؟ عابد نے تھوڑا تفکر کیا اور کہا کہ شیخ (ابلیس) نے سچ کہا، میں کوئی نبی

نہیں ہوں کہ اس کا قطع کرنا مجھ پر لازم ہو اور نہ مجھے حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے کاٹنے کا امر فرمایا ہے کہ میں نہ کاٹنے سے گنہگار رہوں گا اور جس بات کا اس شیخ نے ذکر کیا ہے وہ بیشک مفید ہے۔ یہ سوچ کر عابد نے منظور کرلیا اور پورا عہد کر کے واپس آ گیا۔ رات کو سویا صبح اٹھا تو دو دینار اپنے سرہانے پا کر بہت خوش ہوا۔ اسی طرح دوسرے دن بھی دو دینار مل گئے۔ پھر تیسرے دن کچھ نہ ملا تو عابد کو غصّہ آیا اور پھر درخت کاٹنے کے ارادے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ابلیس اسی صورت میں سامنے آ گیا۔ اور کہنے لگا کہ اب کہاں کا ارادہ ہے؟ عابد نے کہا کہ درخت کاٹوں گا۔ اس نے کہا کہ میں ہرگز نہیں جانے دوں گا۔ اسی تکرار میں دونوں میں کشتی ہوئی۔ ابلیس نے عابد کو گرادیا اور سینہ پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ اگر اس ارادہ سے باز آجائے تو بہتر ورنہ تجھے ذبح کر ڈالوں گا۔ عابد نے معلوم کیا کہ مجھے اس کے مقابلے کی طاقت نہیں۔ کہنے لگا کہ اس کی وجہ بتاؤ کہ پہلے تو میں نے تم کو پچھاڑ لیا تھا آج تو غالب آ گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ شیطان بولا کہ کل تو خالص خدا کے لئے درخت کاٹنے نکلا تھا تیری نیت میں اخلاص تھا۔ لیکن آج تجھے دو دیناروں کے نہ ملنے کا غصّہ ہے۔ آج تیرا ارادہ محض خدا کے لئے نہیں اس لئے میں آج تجھ پر غالب آ گیا۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ شیطان مخلص بندوں پر غلبہ نہیں پا سکتا۔ حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس کی تصریح فرمائی ہے

اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ۝ (پ ۱٤، الحجر: ٤٠)

ترجمہ کنز الایمان: مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

تو معلوم ہوا کہ بندہ شیطان سے اخلاص کے سوانہیں بچ سکتا۔ اخلاص ہوتو ابلیس کی کوئی پیش نہیں جاتی۔

(احیاء علوم الدین، کتاب النیة والاخلاص والصدق،الباب الثانی فی الاخلاص و فضیلة...الخ، ج٥،ص١٠٤)

## الحب فی اللہ والبغض فی اللہ

سلف صالحین کی عادات مبارکہ میں یہ بھی تھا کہ وہ جس شخص سے محبت یا دشمنی رکھتے تھے، محض خدا کے لئے رکھتے تھے۔ دنیا کی کوئی غرض نہیں ہوتی تھی۔ یعنی کسی دنیادار کے ساتھ دنیا کے لئے محبت نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ ان کا مقصود رضائے حق سبحانہ وتعالیٰ ہوتا تھا۔ اگر دنیا دار باوجود مالدار ہونے کے دیندار بھی ہوتو بوجہ دین داری کے اس سے محبت رکھتے تھے۔ اگر بے دین ہوتو اسے ہدایت کرتے تھے اور یہی کمالِ ایمان ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے "من احب للّٰہ وابغض للّٰہ واعطی للّٰہ ومنع للّٰہ فقد استکمل الایمان"۔

(سنن ابی داود، کتاب السنة، باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، الحدیث:٤٦٨١، ج٤،ص٢٩٠)

یعنی جس شخص نے کسی کے ساتھ محبت کی تو محض خداعزوجل کے لئے کی، اگر بغض رکھا تو خداعزوجل کے لئے، اگر کسی کو کچھ دیا تو خداعزوجل کے لئے، اگر نہ دیا تو خداعزوجل کے لئے، اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ کیا تونے میرے لئے بھی کوئی کام کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ ہاں میں نے تیرے لئے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے، خیرات دی، اور بھی کچھ اعمال عرض کیے۔ اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: یہ اعمال تو تیرے لئے ہیں، کیا تو نے میرے دوست کے ساتھ میرے لئے محبت کی اور میرے دشمن کے ساتھ میرے لئے دشمنی کی۔

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،غیرتهم لانتهاك الحرمات،ص٤٥)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے لئے محبت، اللہ عزوجل کے لئے بغض یہ افضل اعمال میں سے ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: "مصارمة الفاسق قربة الی اللّٰه"۔ (تنبیه المغترین،الباب الاوّل،غیرتهم لانتهاك الحرمات،ص٤٦)

کہ فاسق کے ساتھ قطع (تعلق) کرنا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا فاسق کے پاس تعزیت یا ماتم پرسی کے لئے جانا درست ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ درست نہیں ہے۔ (تنبیه المغترین،الباب الاوّل،غیرتهم لانتهاك الحرمات،ص٤٦)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "من ادعی انه یحب عبدًا لِلّٰه تعالی ولم یبغضه اذا عصی اللّٰه تعالی فقد کذب فی دعواه انه یحبه لِلّٰه"

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،غیرتهم لانتهاك الحرمات،ص٤٦)

یعنی جو شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں شخص کو خدا کے لئے دوست رکھتا ہوں اور وہ شخص جب نافرمانی کرے اور وہ اسے برا نہ سمجھے تو اس نے محبت کے دعویٰ میں جھوٹ کہا کہ خدا کے لئے ہے۔ اس کی محبت خدا کے لئے نہیں۔ اگر خدا کے لئے ہوتی تو اس نے نافرمانی کی تھی اسے اس نافرمانی کے سبب برا سمجھتا اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کو بے دینوں سے ایسی نفرت تھی۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتّے کو جب آپ کے سامنے آکر بیٹھ جاتا تو نہ ہٹاتے اور فرماتے "هو خیر من قرین السوء"

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،غیرتهم لانتهاك الحرمات،ص٤٦)

کہ برے ساتھی سے کتنا اچھا ہے۔ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ نیکوں سے محبت اوران کے پاس بیٹھنا ان کی صحبت میں رہنا ان کے افعال واقوال دیکھ کر عمل کرنا، انسانی قلب کے لئے اس سے زیادہ کوئی بات نافع نہیں اور بروں کی صحبت میں رہنا فاسقوں سے خلط ملط رکھنا ان کے برے کام دیکھ کر برا نہ جاننا اس سے زیادہ قلب کے لئے کوئی شے ضرر رساں نہیں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، غیرتھم لانتھاک الحرمات، ص٤٧)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل معاصی کے ساتھ بغض رکھ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت رکھو اوران سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اوران کو برا سمجھنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو۔ لوگوں نے عرض کی کہ اے نبی اللہ! پھر ہم کس کے پاس بیٹھیں؟ فرمایا: جالسوا من یذکرکم اللّٰہ رویتہ ان لوگوں کے پاس بیٹھو جن کا دیکھنا تمہیں اللہ عزوجل کو یاد کراوے اور جن کا کلام تمہارے اعمال میں زیادتی کا باعث ہو اوران کے اعمال تمہیں آخرت کی طرف رغبت دیں۔

(نزھۃ الناظرین، کتاب آداب الصحبۃ، الباب الثانی فی فضل الحب فی اللّٰہ، ص١٦٦)

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت **لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ.**(١) کی تفسیر میں آیا ہے کہ جس نے اپنا ایمان صحیح کیا اور توحید خالص کی

مـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(١)....**لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ۔**
ترجمہ کنزالایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول سے مخالفت کی۔ (پ٢٨، المجادلۃ: ٢٢)

وہ بدعتی کے ساتھ نہ بیٹھے نہ اس کے ساتھ کھائے بلکہ اپنی طرف سے اس کے حق میں دشمنی اور بغض ظاہر کرے جس نے بدعتی کے ساتھ مداہنت کی اللہ تعالیٰ اس سے یقین کی لذّت چھین لیتا ہے اور جس نے بدعتی کو تلاشِ عزت یا تونگری کے لئے مقبول رکھا اللہ تعالیٰ اس کو عزت میں خوار کرے گا اور اسے تونگری میں مفلس کر دے گا۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جس نے بدعتی کی بات سنی اللہ تعالیٰ اس کو اس بات سے فائدہ نہیں دیتا اور جو بدعتی سے مصافحہ کرتا ہے وہ اسلام کا زور توڑ دیتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو بدعتی کو دوست رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کو حبط (برباد) کر دیتا ہے اور اس کے دل سے اسلام کا نور نکل جاتا ہے جو شخص بدعتی کے ساتھ بیٹھتا ہو اس سے بھی بچنا لازم ہے۔ انہی سے روایت ہے کہ اگر کسی راستے میں بدعتی آتا ہو تو دوسرا راستہ اختیار کرو۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بدعتی سے ملنے گیا اس کے دل سے نور ایمان جاتا رہا۔ (مجالس الابرار)

نوٹ:۔ جاننا چاہیے کہ اس زمانہ میں مقلدین کے سوا جتنے فرقے ہیں سب بدعتی ہیں جن کی مجالست ومخالطت ممنوع ہے۔

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان تینوں صحابیوں سے بول چال بند کر دی جو ایک جنگ کے پیچھے رہ گئے تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان مخالفانِ شریعت سے قطع تعلق کر لیا کرتے تھے۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے حق میں فرمایا: لا یصلی لکم یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے جس نے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکا تھا۔

آج اگر ہم کسی بےادب فرقہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے منع کریں تو لوگ ہمیں تفرقہ انداز کہتے ہیں حالانکہ یہ تفرقہ نہیں عین اتباع ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں حضور علیہ السلام نے فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم فرمایا۔

(صحیح مسلم،المقدمۃ،باب النھی عن الروایۃعن الضعفاء...الخ،الحدیث:۷،ص۹)

کہ تم ان سے بچو اور ان کو اپنے سے الگ رکھو وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔

دیکھو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتنی تاکید کے ساتھ بے دینوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ تو کیا یہ لوگ (لیڈرانِ قوم) معاذ اللہ! رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی تفرقہ اندازی کا اتہام لگائیں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اس شخص میں رائی کے برابر بھی ایمان نہیں فرماتے ہیں جو ایسے بے دینوں کو دل سے بھی برا نہ جانے۔ (مسلم) واللہ تعالیٰ اعلم

## ایثار علی النفس

بزرگانِ دین کے اخلاق میں سے ایثار بھی ہے۔ وہ اپنے نفس پر غیروں کو ترجیح دیا کرتے تھے، اگرچہ ان کو خود تکلیف ہو مگر وہ دوسروں کو راحت پہنچانے کی سعی کیا کرتے تھے۔

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک انصاری ایک مہمان کو اپنے گھر لے گیا۔ اس کے گھر میں صرف ایک آدمی کا کھانا تھا۔ اس نے وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا اور اپنی بی بی کو اشارہ کیا کہ وہ چراغ بجھا دے۔ اس نے بجھا دیا مہمان کے ساتھ وہ انصاری آپ بیٹھ گئے اور منہ کے ساتھ چپ چپ کرتے رہے جس سے

مہمان نے سمجھا کہ آپ بھی کھا رہے ہیں وہ سب کھانا اسی مہمان کو کھلا دیا خود بمعہ بی بی اور عیال بھوکے سو رہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (پ۲۸،الحشر:۹) ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو

(تفسیر ابن کثیر، ج۸، ص۱۰۰)

اسی طرح ایک بکری کی سری ایک صحابی کے پاس صدقہ آئی تو آپ نے فرمایا کہ فلاں صحابی مجھ سے زیادہ غریب ہے اس کو دے دو۔ چنانچہ اس کے پاس لے گئے۔ اس نے دوسرے کے پاس بھیج دی۔ اس دوسرے نے آگے تیسرے کے پاس یہاں تک کہ پھرتے پھرتے پھر پہلے کے پاس آ گئی۔

(المستدرك للحاكم،تفسير سورة الحشر،قصة ايثار الصحابة،الحديث ۳۸۵۲،ج۳،ص۲۹۹)

صحابہ کرام میں تو یہاں تک ایثار تھا کہ انہوں نے اپنے بھائی مہاجرین کو اپنی سب جائداد نصف نصف تقسیم کر دی۔ بلکہ جس کے پاس دو بیویاں تھیں انہوں نے ایک کو طلاق دے کر اپنے بھائی مہاجر کے نکاح میں دے دی۔ اللہ اکبر! یہ اخوت و ہمدردی جس کی نظیر آج دنیا میں نظر نہیں آتی۔

جنگ یرموک میں ایک زخمی نے پانی مانگا ایک شخص پلانے کو آگے ہوا تو ایک دوسرے زخمی کی آواز آئی کہ ہائے پانی۔ زخمی نے کہا کہ اس بھائی کو پہلے پانی پلا دو۔ وہ شخص آگے لے کر گیا تو ایک اور نے آواز دی کہ پانی! اس نے بھی کہا کہ اس کو پہلے پانی پلاؤ۔ پھر آگے گیا تو ایک اور آواز آئی اس نے کہا کہ اس کو پانی پلاؤ جب وہ اس کے پاس پہنچا تو وہ شہید ہو گیا تھا۔ پھر دوسرے کے پاس آیا تو وہ بھی شہید ہو گیا تھا۔

اسی طرح سب کے سب شہید ہو گئے ۔مگر کسی نے پانی نہ پیا۔اپنی جان کی پروانہ کی سب نے دوسرے بھائی کے لئے ایثار کیا۔

(تفسیر ابن کثیر، سورۃ الحشر، تحت الآیۃ ۹،ج۸، ص ۱۰۰)

اسی طرح چند درویش جاسوسی کی تہمت میں پکڑے گئے سرکاری حکم ہوا کہ ان کو قتل کیا جائے جب قتل کرنے لگے تو ہر ایک نے یہی تقاضا کیا کہ پہلے مجھے قتل کیا جائے تا کہ ایک دو دم زندگی کے دوسرا بھائی حاصل کرے اور میں اس سے پہلے مارا جاؤں۔بادشاہ نے یہ ایثار دیکھا،سب کو رہا کر دیا۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۝ (پ۲۹،الدھر:۸)

ترجمہ کنزالایمان:اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔

کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صاحبزادگان کا تین دن روزہ رکھنا اور بوقت افطار مسکین کا سوال کرنا، دوسرے روز کسی یتیم کا سوال کرنا،تیسرے روز کسی قیدی کا اور آپ کا اپنی بھوک اور اپنے عیال کی بھوک کی پروانہ کرنا اور سائلین کو دے دینا اعلیٰ درجہ کا ایثار ہے۔(تفسیر کبیر،ج۱۰،ص۷۴۶ ملخصًا)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے۔

## ترکِ نفاق

سلف صالحین کی عادتِ مبارکہ میں ترک نفاق بھی تھا ان کا ظاہر و باطن عمل خیر میں مساوی ہوا کرتا تھا۔ان میں سے کوئی ایسا عمل نہیں کرتا تھا جس کے سبب آخرت میں فضیحت ہو۔حضرت خضر علیہ السلام عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ

مدینہ مشرفہ میں جمع ہوئے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمادیں تو آپ نے فرمایا:"ایاك یا عمر ان تکون ولیا للّٰہ فی العلا نیة و عدوا له فی السر" کہ اے عمر! رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بات سے بچنا کہ تو ظاہر میں تو خدا کا دوست ہو اور باطن میں اس کا دشمن کیونکہ جس کا ظاہر اور باطن مساوی نہ ہو تو وہ منافق ہوتا ہے اور منافقوں کا مقام درک اسفل ہے۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تک روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل، مساواتهم السر والعلانية،ص۳۹)

مہلب بن ابی صفرہ فرمایا کرتے تھے:" انی لا کرہ الرجل یکون للسانه فضل علی فعله"(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل، مساواتهم السر والعلانية،ص۴۰) کہ میں ایسے شخص کو بنظر کراہت دیکھتا ہوں جس کی زبان کو اس کے فعل پر فضیلت ہو۔ یعنی اس کے اقوال تو اچھے ہوں لیکن افعال اچھے نہ ہوں۔

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس مرتبہ کو پہنچے اس لئے پہنچے ہیں کہ جس شے کا آپ نے کسی کو حکم دیا ہے۔ سب سے پہلے آپ نے اس پر عمل کیا ہے اور جس شے سے کسی کو منع کیا ہے سب سے پہلے خود اس سے دور رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے کوئی آدمی حسن بصری سے زیادہ اس امر میں نہیں دیکھا کہ اس کا ظاہر اس کے باطن کے ساتھ مشابہ ہو۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل، مساواتهم السر والعلانية،ص۴۰)

معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے "بکاء القلب خیر من بکاء العین"

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،مساواتهم السر والعلانية،ص۴۰)

آنکھوں کے رونے سے دل کا رونا بہتر ہے۔ مروان بن محمد کہتے ہیں کہ جس آدمی کی لوگوں نے تعریف کی، میں نے اس کو ان کی تعریف سے کم پایا مگر وکیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہ ان کو میں نے لوگوں کی تعریف سے زیادہ پایا۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مساو اتهم السر و العلانية، ص ٤٠)

عتبہ بن عامر کہتے ہیں جب کسی بندہ کا ظاہر اور باطن یکساں ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: "هذا عبدی حقًا" یہ میرا بندۂ حقیقی ہے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مساو اتهم السر و العلانية، ص ٤٠)

ابو عبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: باطنی گناہوں کو ترک کرنا افضل الاعمال ہے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ جس نے باطنی گناہوں کو ترک کیا وہ ظاہری گناہوں کو زیادہ ترک کرنے والا ہوگا اور فرمایا کہ جس کا باطن اس کے ظاہر سے افضل ہو وہ خدا کا فضل ہے اور جس کا ظاہر و باطن مساوی ہو وہ عدل ہے اور جس کا ظاہر اس کے باطن سے اچھا ہو وہ ظلم و جور ہے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مساو اتهم السر و العلانية، ص ٤٠)

یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو کہہ دیجئے کہ وہ اعمال کو میرے لئے پوشیدہ کریں میں ان کے اعمال کو ظاہر کردوں گا۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مساو اتهم السر و العلانية، ص ٤٠)

یعنی جو شخص خدا کے لئے پوشیدہ عبادت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کا چرچا دنیا میں کرے گا اور اہل دنیا میں وہ عابد مشہور ہو جائے گا۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فرماتے ہیں کہ ایک بات سے بچنا کہ تو دن میں تو بندہ صالح بنا رہے اور رات کو شیطان طالح ہوجائے۔(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،مساواتھم السر والعلانیة،ص ٤١)

معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے کوئی ایسا شخص بتایئے جو رات کو روتا ہے اور دن کو ہنستا ہے۔ (تنبیه المغترین،الباب الاوّل،مساواتھم السر والعلانیة،ص ٤١) یعنی ایسے لوگ بہت کم ہیں۔

ابوعبداللہ سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں کو فرماتے تھے جب کہ وہ (لوگ) ان کی تعریف کرتے تھے "واللّٰہ مامثلی ومثلکم الا کمثل جاریة ذھبت بکارتھا بالفجور واھلھا لا یعلمون بذلك فھم یفرحون بھا لیلة الزفاف وھی حزینة خوف الفضیحة"(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،مساواتھم السر والعلانیة،ص ٤١)

خدا کی قسم! میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے ایک لڑکی ہو جس کی بکارت بسبب بدکاری کے زائل ہوگئی ہو اور اس کے اہل کو معلوم نہ ہو تو زفاف کی رات کو اس کے اہل تو خوش ہوں گے اور وہ فضیحت کے خوف سے غمناک ہوگی کہ آج میری کرتوت ظاہر ہوجائے گی۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ریا کی کثرت ہوگئی ہے۔ لوگ عبادت کو ظاہر کرتے ہیں اور ان کا باطن حسد وحقد، بغض و عداوت بخل وغیرہ میں مشغول ہے۔ اگر تمہیں ان عابدوں کے ساتھ کوئی حاجت پیش آئے تو کسی ایسے عابد یا عالم کو جو اس کے مثل ہو، سفارش کے لئے نہ لے جانا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔ البتہ کسی بڑے دولت مند کو سفارشی لے جائے گا تو تیرا کام ہوجائے گا۔(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،مساواتھم السر والعلانیة،ص ٤٢،ملخصًا)

حاصل یہ کہ ان لوگوں کو دنیاداروں سے محبت ہوگی اور اپنی عبادت نمود وریا کیلئے کرتے ہوں گے، اسلئے دنیاداروں کا کہنا تو مان لیں گے لیکن اپنے سے عابدوں، زاہدوں سے دلی حسد اور بغض ہوگا اسلئے ان کا کہنا نہیں مانیں گے۔ اللہ اکبر! یہ اس زمانہ کا حال ہے جو زمانہ نبوت سے بہت قریب تھا تو اب یہاں سے قیاس فرمالیجئے کہ آج کل کیا حال ہے حدیثِ صحیح میں آیا ہے کہ جو دن آتا ہے اس کے بعد کا دن اس سے براتر ہوتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب لا یاتی زمان...الخ، الحدیث ۷۰۶۸، ج ٤، ص ٤٣٣)

اللہ تعالیٰ زمانہ کے حوادث سے محفوظ رکھے آمین۔

## حکام کے ظلم پر صبر کرنا

سلف صالحین کی عادت مبارکہ میں سے یہ بھی تھا کہ وہ حاکموں کے ظلم پر نہایت صبر کرتے تھے اور بڑے استقلال سے ان کی تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ تکالیف ہمارے گناہوں کی بہ نسبت بہت کم ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حجاج ثقفی خدا کی طرف سے ایک آزمائش تھا جو بندوں پر گناہوں کے موافق آیا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، صبرھم علی جور الحکام، ص ٤٢)

سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: ” اذا ابتلیت بسلطان جائر فخرقت دینك بسببه فرقعه بکثرة الاستغفارلك وله ایضًا“

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، صبرھم علی جور الحکام، ص ٤٢)

کہ جب تجھے ظالم بادشاہ کے ساتھ ابتلاء واقع ہوجائے اور اس کے سبب سے تیرے دین میں نقصان پیدا ہوجائے تو اس نقصان کا کثرت استغفار کے ساتھ تدارک کر اپنے لئے اور اس ظالم بادشاہ کے لئے۔

ہارون رشید نے ایک شخص کو بے جا قید کیا تو اس شخص نے ہارون رشید کی طرف لکھا اے ہارون! جو دن میری قید اور تنگی کا گزرتا ہے اسی کے مثل تیری عمر اور نعمت کا دن بھی گزر جاتا ہے امر قریب ہے اور اللہ تعالیٰ میرے اور آپ کے درمیان ہے جب ہارون نے یہ رقعہ پڑھا اسے رہا کر دیا اس پر اور بہت احسان کیا۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،صبرھم علی جور الحکام،ص۴۳)

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لوگ کچھ مال لے کر آئے اور کہا کہ بادشاہ نے یہ مال بھیجا ہے کہ آپ محتاجوں پر تقسیم کر دیں۔ آپ نے وہ سب مال واپس کر دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب ظالم سے حساب لے گا کہ یہ مال کیسے حاصل کیا تو وہ کہہ دے گا کہ میں نے ابراہیم کو دے دیا تو میں خواہ مخواہ جواب دہ بن جاؤں گا اس لئے جس نے یہ مال جمع کیا ہے وہی تقسیم کرنے کے لئے اَولیٰ ہے۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،صبرھم علی جور الحکام،ص۴۳ ملخصاً)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ توریت شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بادشاہوں کے دل میرے قبضے میں ہیں جو میری اطاعت کرے گا میں اس کے لئے بادشاہوں کو رحمت بناؤں گا اور جو میری مخالفت کرے گا اس کے لئے ان کو عذاب بناؤں گا پھر تم بادشاہوں کو برا کہنے میں مشغول نہ ہو بلکہ میری درگاہ میں توبہ کرو میں ان کو تم پر مہربان کر دوں گا۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،صبرھم علی جور الحکام،ص۴۳)

میں کہتا ہوں حدیث شریف میں بھی یہ مضمون آیا ہے۔ مشکوٰۃ شریف کے ص ۱۵ ۳ میں ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے کہ حق سبحانہ ارشاد فرماتا ہے:" انا اللّٰہ لا الہ الا انا مالك الملوك وملك الملوك قلوب الملوك فی یدی وان العباد اذا اطاعونی حولت قلوب ملوکهم علیهم بالرحمة والرافة وان العباد اذا عصونی حولت قلوبهم بالسخطة والنقمة فساموهم سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوك ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ملوککم" رواه ابو نعیم فی الحلية.

(مشکاۃالمصابیح، کتاب الامارۃوالقضاء،الفصل الثالث،الحدیث:۳۷۲۱،ج۲،ص۱۲)

میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں میں بادشاہوں کا مالک اور بادشاہوں کا بادشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے دستِ قدرت میں ہیں۔ جب لوگ میری تابعداری کریں میں بادشاہوں کے دلوں میں رحمت اور نرمی ڈال دیتا ہوں اور جب میری مخالفت کریں تو ان کے دلوں کو عذاب اور غضب کی طرف پھیر دیتا ہوں پھر وہ ان کو سخت ایذائیں دیتے ہیں۔ تو لوگوں کو چاہیے کہ بادشاہوں کو برا کہنے میں مشغول نہ ہوں بلکہ ذکر اور عاجزی اختیار کریں پھر بادشاہوں کی طرف سے میں کافی ہوجاؤں گا ۔یعنی وہ رعایا کے ساتھ سلوک ومحبت سے پیش آئیں گے۔ اس حدیث میں ایسے موقعہ پر جو علاج حق سبحانہ نے فرمایا ہے افسوس کہ لوگ اس پر عمل نہیں کرتے بلکہ اس کا خلاف کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی چیخ وپکار میں کوئی اثر نہیں ہوتا۔ حضرات صوفیہ کثرہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پر عمل کیا اور حق سبحانہ کے فرمودہ علاج میں شب وروز مشغول ہیں۔ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں مسلمان بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ تو یہی حضراتِ صوفیہ لوگوں کو ذکر الٰہی میں مشغول رکھتے ہیں اور اسی کی ترغیب دیتے ہیں تضرع وزاری کا سبق پڑھاتے ہیں کامل مؤمن بناتے ہیں۔ تاکہ حق سبحانہ وتعالیٰ

بادشاہوں کے دلوں میں ان کی محبت ورحمت ڈال دے۔اس حدیث کا یہی مقصود ہے۔

مگرافسوس کہ فی زمانہ لیڈرانِ قوم حضراتِ صوفیہ صافیہ کے خلاف پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں اورلوگوں کے دلوں میں ان کی نسبت بدظنیاں ڈالتے ہیں کہ یہ لوگ خاموش بیٹھے ہیں میدان میں نہیں نکلتے حالانکہ یہی لوگ ہیں جواس مرض کی اصلیت کومعلوم کرکے اس کے علاج میں مشغول ہیں۔جلعنی اللہ منھم۔امین۔

عبدالملک بن مروان اپنی رعیت کوفرمایا کرتے تھے: لوگو!تم چاہتے ہو کہ ہم تمہارے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سیرت اختیار کریں لیکن تم اپنی سیرت ان کی رعیت کی سیرت وخصلت کی طرح نہیں بناتے تم ان کی رعیت کی طرح ہوجاؤ ہم بھی تمہارے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سا معاملہ کریں گے۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،صبرھم علی جور الحکام،ص۴۳)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسے عالموں کو پایا ہے جواپنے گھروں میں بیٹھے رہنے کوافضل سمجھتے تھے۔آج علماء امیروں کے وزیراور ظالموں کے داروغے بن گئے ہیں۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،صبرھم علی جور الحکام،ص۴۴ ملخصًا)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کوئی شخص کسی ظالم کا منشی ہوتو کیا جائز ہے؟ فرمایا کہ بہتر ہے کہ ملازمت چھوڑ دے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی تھی:

فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ کہ میں مجرموں کا مددگار ہرگز نہ ہوں گا۔

(پ۲۰،القصص:۱۷)

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،صبرھم علی جور الحکام،ص۴۴،ملخصًا)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آوے گا کہ والیوں اور حاکموں کی طرف سے ان کو عطیات ملیں گے ان کی قیمت ان کا دین ہوگا۔ (تنبیه المغترین،الباب الاوّل،صبرهم علی جور الحکام،ص ٤٤،ملخصًا)

یعنی لوگ دین دے کر حکام کے عطیات حاصل کریں گے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص ظالم کے سامنے ہنسے یا اس کے لئے مجلس میں جگہ فراخ کرے یا اس کا عطیہ لے لے، تو اس نے اسلام کی رسی کو توڑ ڈالا اور وہ ظالموں کے مددگاروں میں لکھا جاتا ہے۔

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،صبرهم علی جور الحکام،ص ٤٤،ملخصًا)

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر گھر میں بیٹھے رہتے تھے لوگوں نے دریافت کیا تو فرمانے لگے کہ میں نے اس لئے گھر بیٹھے رہنے کو پسند کیا ہے کہ رعیت خراب ہوگئی ہے سنت جاتی رہی بادشاہوں اور امیروں میں ظلم کی عادت ہوگئی ہے جو شخص اپنی اولاد اور غلام میں اقامت حق میں فرق کرے وہ ظالم ہے۔

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،صبرهم علی جور الحکام،ص ٤٤،ملخصًا)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب امیر دُبلا ہونے کے بعد موٹا ہو جائے تو جان لو کہ اس نے رعیت کی خیانت کی اور اپنے رب کی خیانت کی۔ (تنبیه المغترین،الباب الاوّل،صبرهم علی جور الحکام،ص ٤٤)

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن رشید کے پاس آئے فرمایا کہ مظلوم کی دعا سے بچتے رہنا کہ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا رد نہیں کرتا اگرچہ وہ فاجر ہو۔ ایک روایت میں ہے اگرچہ وہ کافر ہو۔ (تنبیه المغترین،الباب الاوّل،صبرهم علی جور الحکام،ص ٤٥)

یعنی مظلوم کوئی بھی ہو اس کی آہ سے بچنا چاہیے۔

# قلت ضحک

سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے قلّتِ ضحک بھی تھا، وہ کم ہنستے تھے اور دنیا کی کسی شے کے ملنے پر خوش نہیں ہوتے تھے، از قسم لباس ہو یا سواری یا کوئی اور، وہ ڈرتے تھے کہ ایسا نہ ہو آخرت کی نعمتوں سے کوئی نعمت دنیا میں حاصل ہوگئی ہو۔ ان کی عادت دنیا داروں کی عادت کے برخلاف تھی۔ دنیا دار تو دنیا ملنے سے خوش ہوتے ہیں لیکن سلف صالحین دنیا ملنے سے خوش نہیں ہوتے تھے۔

فی الحقیقت جو شخص محبوس ہو وہ کسی شے سے کیسے خوش ہوسکتا ہے۔ جس طرح قیدی قید میں مکدر رہتا ہے اسی طرح اللہ عزوجل کے مقبول بندے اس دنیا میں غمناک رہتے ہیں۔ ان کو یہی خیال رہتا ہے کہ اس دارِ دنیا سے جلدی خلاصی ہو اور حق سبحانہ کی لقاء سے شرف حاصل ہو۔ حدیث شریف میں آیا ہے " والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا ولما تلذذتم بالنساء علی الفرش و لخرجتم الی الصعدات تجارون الی اللہ عزوجل"

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب قول النبی لو تعلمون...الخ، الحدیث:٢٣١٩، ج٤، ص١٤٠۔ تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلۃ ضحکھم ومزحھم بالدنیا، ص٤٧)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور عورتوں کے ساتھ فراشوں پر کبھی لذّت نہ اُٹھاتے اور جنگلوں کی طرف نکل جاتے اور خدا تعالیٰ کی جناب میں پناہ چاہتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہت ہنسنا اچھا نہیں ہے جہاں تک ہوسکے خدا کے خوف سے رونا لازم ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ

سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوقات سے اعلم ہیں آپ کا علم سب سے زیادہ ہے۔

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے آپ نے فرمایا: یا فتی ھل مررت بالصراط اے جوان! کیا تو پل صراط سے گزر چکا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! پھر فرمایا: ھل تدری الی الجنۃ تصیر ام الی النار؟ کیا تو جانتا ہے کہ تو جنت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ اس نے کہا کہ نہیں! فرمایا: فما ھذا الضحك پھر یہ ہنسنا کیسا ہے؟

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابۃ...الخ، ج ٤، ص٢٢٧)

یعنی جب ایسی مشکلات تیرے سامنے ہیں اور تجھے اپنی نجات کا بھی علم نہیں تو پھر کس خوشی پر ہنس رہا ہے اس کے بعد وہ شخص کسی سے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔

حدیث قدسی میں آیا ہے "عجبا لمن ایقن بالموت کیف یفرح" اللہ عزوجل فرماتا ہے "تعجب ہے اس شخص پر جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر کیسے ہنستا ہے"۔

(شعب الایمان، باب فی ان القدر خیرہ...الخ، الحدیث ٢١٢، ج ١، ص ٢٢٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پوچھا گیا کہ خائفین کون ہیں؟ فرمایا: "قلوبھم بالخوف قرحۃ واعینھم باکیۃ یقولون کیف نفرح والموت من ورائنا والقبر امامنا والقیامۃ موعدنا وعلی جھنم طریقنا وبین یدی اللّٰہ ربنا موقفنا"

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابۃ...الخ، ج ٤، ص ٢٢٧)

کہ ان کے دل خوف خدا سے زخمی ہیں ان کی آنکھیں روتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم کیسے خوشی کریں جب کہ موت ہمارے پیچھے ہے اور قبر ہمارے سامنے ہے اور قیامت ہمارے وعدہ کی جگہ ہے جہنم پر سے گزرنا ہے اور حق سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان عمدہ جگہ پر مغرور نہ ہو

کیونکہ آدم علیہ السلام جو کہ جنت میں نہایت اعلیٰ اور عمدہ جگہ میں تھے ان کو اس جگہ سے باہر تشریف لانا پڑا اور کثرت عبادت پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ ابلیس باوجود کثرت عبادت کے ملعون ہوا اور کثرت علم پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ بلعم جو کہ اسم اعظم کا عالم تھا آخر اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا اور صالحین کی کثرت زیارت کرنے پر بھی مغرور نہ ہونا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقارب جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بکثرت زیارت کی تھی جو مسلمان نہ ہوئے تو آپ کی زیارت نے ان کو کچھ نفع نہ پہنچایا۔

(تذکرۃ الاولیاء،باب بیست و ھفتم،ذکر حاتم اصم،نیمۂ اول،ص ۲۲۵)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہاں تک خوفناک اور غمناک رہا کرتے تھے کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ گویا ابھی کوئی تازہ گناہ کر کے ڈر رہے ہیں۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،قلۃ ضحکھم و مزحھم بالدنیا،ص ۴۷)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ رُبّ ضاحك واکفانه قد خرجت من عند القصار۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،قلۃ ضحکھم و مزحھم بالدنیا،ص ۴۸)

کہ بہت لوگ ہنسنے والے ہیں حالانکہ ان کے کفن کا کپڑا دھوبیوں کے یہاں سے دھویا ہوا آچکا ہے۔ ابن مرزوق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے گناہوں کا غم ہے پھر وہ کھانے میں شہد اور گھی جمع کرتا ہے تو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ (تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،قلۃ ضحکھم و مزحھم بالدنیا،ص ۴۸)

حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے جو آیت میں

لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰہَا (پ ۱۵، الکھف: ۴۹) ترجمہ کنزالایمان: نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو۔

فرمایا ہے اس میں صغیرہ سے مراد تبسم اور کبیرہ سے مراد قہقہہ ہے۔ میں کہتا ہوں تبسم سے وہ تبسم مراد ہے جو ضحک تک پہنچے، یعنی ایسا آواز سے ہنسنا جس کو اہل مجلس سن لیں ورنہ صرف تبسم جس کی آواز نہ ہو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلة ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ۴۸)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مؤمن جب کہ موت سے غافل ہو تو ہنستا ہے۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلة ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ۴۸) یعنی موت یاد ہو تو اس کو ہنسی نہیں آتی ۔ حضرت عامر بن قیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص دنیا میں بہت ہنستا ہے وہ قیامت میں بہت روئے گا۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلة ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ۴۸)

حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس سال تک نہ ہنسے یہاں تک کہ آپ کو موت آ گئی۔ اسی طرح غزوان رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہیں ہنستے تھے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلة ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ۴۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "مع کل ضحاك فی مجلس شیطان "(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلة ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ۴۸) مجلس میں ہر ہنسنے والے کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ حضرت معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ایک دن ایسے نوجوانوں پر گزریں جو کہ ہنس رہے تھے اور ان کا لباس صوف کا تھا یعنی لباس صوفیانہ تھا تو آپ نے فرمایا: سبحان اللہ لباس الصالحین و ضحك الغافلین .

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلة ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ۴۸)

سبحان اللہ! لباس تو صالحین کا ہے اور ہنسنا غافلوں کا۔ حضرت عون بن ابی زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں عطاء سلمی کے پاس پچاس سال رہا میں نے ان کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، قلۃ ضحکھم و مزحھم بالدنیا، ص ٤٩)

برادرانِ طریقت! ذرا اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ کیا ہم لوگوں میں سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے کوئی عادت پائی جاتی ہے؟ کیا ہمیں غفلت نے تباہ نہیں کیا؟ کیا ہمیں نجات کی چھٹی مل چکی ہے؟ کیا ہم آنے والی گھاٹیوں کو طے کر چکے ہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنی آخرت سے بے فکر ہیں؟ اس وقت کو غنیمت سمجھو اور اپنے خالق و مالک کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھ کو بھی توفیق دے۔ آمین

## کثرتِ خوف

سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے یہ بھی تھا کہ وہ اپنے ابتدائی حال اور انتہائی حال میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے۔ ابتدا میں گناہوں سے اور انتہا میں اللہ تعالیٰ کی جلالت اور تعظیم کے خوف سے اور دونوں حالتوں میں حق سبحانہ وتعالیٰ سے نادم رہتے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں چار چیزیں ہیں جب کوئی آدمی اس میں افراط کرے وہ اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ ایک کثرت جماع دوسری کثرت شکار تیسری کثرت جوابازی، چوتھی کثرتِ گناہ۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم من اللہ دائم، ص ٥٣)

حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ جب آدمی گناہ ترک کرنے

کا ارادہ کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی امداد ہر طرف سے اس کی مدد ہوتی ہے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،خوفھم من اللّٰہ دائم،ص ۵۳)

حضرت ابو محمد مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابلیس اس لئے مردود ہوا کہ اس نے اپنے گناہ کا اقرار نہ کیا نہ اس پر ندامت کی نہ اپنے نفس کو ملامت کی نہ توبہ کی طرف مبادرت کی اور اللہ عزوجل کی رحمت سے ناامید ہوگیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی لغزش کا اقرار کیا اور اس پر نادم ہوئے اور اپنے نفس پر ملامت کی اور توبہ کی طرف مبادرت فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص ۵۳)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مقبول فرمایا۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تو اللہ کی بے فرمانی کرے تو جلدی تائب ہوکر نادم ہو۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص ۵۳)

حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ میں مطیع ہوکر دوزخ میں جاؤں یہ اس سے بہتر ہے کہ میں عاصی ہوکر جنت میں جاؤں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص ۵۳)

حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: کیا گناہ گار کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ توبہ کرے۔ اس کا گناہ تو اس کے دفتر میں لکھا گیا اور وہ کل اپنی قبر میں اس کے سبب مبتلائے سختی ہوگا۔ اور اسی گناہ کے سبب دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص ۵۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ کسی عاقل کو مناسب

نہیں کہ اپنے محبوب کو ایذا دے۔لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: اپنے خالق اور مالک کی بے فرمانی کرنے کے سبب انسان اپنے نفس کو ایذا دیتا ہے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص٥٣)

اور اس کا نفس اس کا محبوب ہے یعنی اپنی جان کو مبتلائے عذاب کرنا عقلمندی نہیں ،ایک عربی شاعر کہتا ہے۔

ایا عاملا للنار جسمك لین فجربه لتمرينا بحر الظهيرة

و درجه فی لسع الزنابير تجترى على نهش حيات هناك عظيمة

یعنی اے وہ شخص کہ تو دوزخ کے لئے تیاریاں کررہا ہے، تیرا جسم تو بہت نازک ہے پھر وہ دوزخ میں عذاب کیسے برداشت کرے گا ،تو دوپہر کی سخت گرمی میں کھڑے ہوکر اپنے جسم کی آزمائش کر کہ وہ اس میں صبر وتحمل کرسکتا ہے! پھر تو زنبوروں کے چھتوں میں ان کے ڈنکوں کو برداشت نہیں کرسکتا تو دوزخ کے بڑے بڑے اژدہا پر کیوں جرأت کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ”العمل الصالح مع قلة الذنوب احب الى الله من كثرة العمل الصالح مع كثرة الذنوب“

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص٥٤)

کہ عمل صالح گناہوں کی کمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ اعمال کی کثرت کے ساتھ گناہوں کی بھی کثرت ہو۔حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم گناہوں میں غرق ہوگئے اگر کوئی شخص میرے گناہوں کی بدبو سونگھے تو میرے پاس نہ بیٹھ سکے۔(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،سعادۃ آدم و شقاوۃ ابلیس،ص٥٤،ملخصًا)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخشے بھی جائیں تو وہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔ خدا کی قسم! اگر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں میرا دخل ہوتا اور مجھے جنت اور دوزخ کا اختیار دیا جاتا تو میں دوزخ اختیار کرتا اس خوف کے سبب کہ جنت میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے کس منہ سے جاؤں۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، الحسن البصری وقتلة الحسین، ص ٥٤ ملخصًا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اس نے اس کو یاد کیا اگرچہ اس کی نماز اور روزے اور تلاوتِ قرآن کم ہو اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے اس کو بھلا دیا۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص ٥٥)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ ملائکہ بندہ کا ارادہ کس طرح لکھتے ہیں؟ یعنی وہ فرشتے جو نیکی بدی لکھنے پر مامور ہیں جب کسی بندہ نے نیکی یا بدی کا ارادہ کیا اور ابھی عمل نہیں کیا تو وہ ارادہ کو کس طرح معلوم کر لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب بندہ نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے کستوری کی سی خوشبو نکلتی ہے اور وہ خوشبو سے معلوم کر لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا ارادہ کیا اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے بدبو نکلتی ہے تو ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے بدی کا ارادہ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں یہاں ارادہ سے عزمِ مصمم مراد ہے۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص ٥٥ ملخصًا)

جوعزم مصمم نہ ہووہ لکھانہیں جاتا۔ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے ایسے لوگ دیکھے ہیں جن کے اعمال صالحہ پہاڑوں کے برابر تھے پھر بھی وہ غراں نہیں تھے لیکن اب تمہارا وہ حال ہے کہ عمل کچھ بھی نہیں اوراس پر غراں ہو۔ خدا کی قسم! ہماری باتیں تو زاہدوں کی سی ہیں اور ہمارے کام منافقوں کے کام ہیں۔

(تنبیه المغترّین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٦)

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اوراس حالت میں صبح کرے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی نعمتیں تجھ پر گھیرا ڈالنے والی ہوں تو ڈرجا کہ یہ استدراج ہے۔(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٦) یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے تجھے ڈھیل دی گئی ہے اس پر مغرور نہ ہو اور جلد تائب ہو کہ اللہ تعالیٰ جب پکڑے گا سخت پکڑے گا مولانا روم فرماتے ہیں ؎

بیں مشو مغرور بر حلم خدا دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے ایسے لوگوں کو پایا جو کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں کو بڑا خیال کرتے تھے اور تم بڑے بڑے گناہوں کو بالکل چھوٹا خیال کرتے ہو۔( تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٦)

حضرت ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عید کی صبح کو فرمایا کرتے تھے: مجھے تیری عزت وجلالت کی قسم ہے اگر میں معلوم کروں کہ تیری رضا میرے نفس کے ذبح کرنے میں ہے تو میں آج اپنا نفس تیرے لئے ذبح کردوں۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٦)

حضرت کہمس بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چالیس سال روتے رہے صرف اتنی

بات کے خوف سے کہ انہوں نے ایک دن ہمسایہ کی مٹی سے اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھوئے۔(تنبیه المغترین،الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٦)

حضرت کہمس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے داود! (علیہ السلام) بنی اسرائیل کو کہہ دیجئے کہ تم کو کس طریق سے یہ خبر پہونچی ہے کہ میں نے تمہارے گناہ بخش دیئے کہ تم نے گناہوں پر ندامت چھوڑ دی ہے۔ مجھے اپنی عزت وجلالت کی قسم ہے کہ میں ہر گناہگار سے قیامت کے دن اس کے گناہ پر حساب لوں گا۔ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم دکھائے گا تاکہ گناہ گار اپنے گناہوں کو دیکھ کر نادم ہو پھر اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم دیکھے۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٦)

حضرت عتبہ غلام ایک دن ایک مکان پر پہنچ کر کانپنے لگے اور پسینہ پسینہ ہوگئے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس مکان میں میں نے بچپن کی حالت میں اللہ عزوجل کی بے فرمانی کی تھی۔ (تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٧)

آج وہ حالت یاد آگئی ہے۔ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حج کے لئے بصرہ سے پاپیادہ نکلے کسی نے عرض کی کہ آپ سوار کیوں نہیں ہوتے۔ آپ نے فرمایا کہ بھاگا ہوا غلام جب اپنے مولا کے دربار میں صلح کے لئے حاضر ہو تو کیا اسے سوار ہوکر آنا چاہیے؟ خدا کی قسم! اگر میں مکہ معظّمہ میں انگاروں پر چلتا ہوا آؤں تو بھی کم ہے۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، ما بعد الذنب شر منه، ص٥٧)

میرے دینی بھائیو! غور کرو بزرگان دین کو کس قدر خشیت الٰہی غالب تھی۔

آپ صاحبان صرف اتنا ضرور خیال کیا کریں کہ وقوع معصیت تو ہم سے یقیناً ہے لیکن وقوع مغفرت مشکوک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مغفرت کو مشیت پر موقوف رکھا ہے جس کا ہمیں علم نہیں اس لئے ہمیں رات دن استغفار میں مشغول رہنا چاہیے۔

## حقوق العباد سے ڈرنا

سلف صالحین کی عاداتِ مبارکہ میں سے یہ بھی تھا کہ وہ حقوق العباد سے بہت ڈرتے تھے خواہ معمولی سی چیز مثلاً کسی کی خلال یا سوزن ہی ہو تو اس سے بھی ڈرتے تھے۔ خصوصاً جب اپنے اعمال کو نہایت کم سمجھتے تو ان کے خوف وکرب کی کوئی نہایت نہ ہوتی تھی کہ ہمارے پاس تو کوئی ایسی نیکی نہیں جسے خصم کو اس کے حق کے بدلے قیامت کے دن دے کر راضی کیا جائے۔ بسا اوقات کسی ایک ہی مظلمہ کے عوض میں ظالم کی تمام نیکیاں لیکر بھی مظلوم خوش نہ ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پوچھا: " اتدرون من المفلس من امتی یوم القیامۃ " کیا تم جانتے ہو کہ میری امّت میں سے قیامت کے دن مفلس کون ہوگا؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس کے پاس درہم و دینار نہ ہو وہ مفلس ہے، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: " المفلس من یاتی یوم القیٰمۃ بصیام وصلاۃ وزکاۃ وحج ویاتی وقد شتم ھذا واکل مال ھذا وسفك دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت قبل ای یقضی ما علیہ اخذ من خطایا ھم فطرح علیہ ثم قذف فی النار"

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، الحدیث: ۲۵۸۱، ص ۱۳۸۴، باختلاف الالفاظ۔ تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۷)

یعنی مفلس وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ حج لے کر آئے اور اس نے کسی کو گالی دی ہو، کسی کا مال کھایا ہو، کسی کا خون کیا ہو، کسی کو مارا ہو (تو مدعی آجائیں اور عرض کریں کہ پروردگار اس نے مجھے گالی دی، اس نے مجھے مارا، اس نے میرا مال کھایا، اس نے میرا خون کیا) تو حق سبحانہ وتعالیٰ اس کی نیکیاں ان مدعیوں کو دیدے تو اگر نیکیاں ختم ہوجائیں کوئی نیکی باقی نہ رہے اور مدعی اگر باقی ہوں تو ان کے گناہ اس پر ڈالے جائیں گے۔ پھر اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا اور وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ یعنی حقیقت میں مفلس وہ شخص ہے کہ قیامت کے روز باوجود نماز روزہ حج زکوٰۃ ہونے کے پھر وہ خالی کا خالی رہ جائے۔

حضرت عبداللہ بن انیس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنتی جنت میں داخل نہ ہو جب تک وہ حقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کرے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفہم مما للعباد علیہم، ص۵۸)

یعنی جو کسی کا حق کسی نے دبایا ہو اس کا فیصلہ ہونے تک کوئی دوزخ، جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک نوجوان نے ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کی پھر ستر سال عبادتِ الٰہی میں شب وروز لگاتا رہا، دن کو روزہ رکھتا، رات کو جاگتا کسی سایہ کے نیچے آرام نہ کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا۔ جب وہ مر گیا، اس کے بعض بھائیوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خداعزوجل نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا کہ خداعزوجل نے میرا حساب لیا پھر سب گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر

دانتوں میں خلال کیا تھا، اس کے سبب میں آج تک جنت سے محبوس ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مماللعباد علیھم، ص ۵۸)

یعنی روکا گیا ہوں ۔ میں کہتا ہوں: حدیث شریف میں اس کی تائید آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں مخفی رکھا ہے ﴿۱﴾ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں مخفی رکھا اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اولیا کو اپنے بندوں میں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۸)

تو ہر اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہیے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے گا اور ہر بدی سے بچنا چاہیے کیونکہ معلوم نہیں کہ وہ کس بدی پر ناراض ہے خواہ وہ بدی کیسی ہی صغیر ہو مثلاً کسی کی لکڑی کا خلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چونکہ ہمیں معلوم نہیں اس لئے ممکن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی مخفی ہو تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کیال جو کہ غلہ جات کا ماپنے والا تھا اس نے اس کام سے توبہ کی اور عبادتِ الٰہی میں مشغول ہوا جب وہ مر گیا تو اس کے بعض احباب نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اس نے کہا کہ میرے ماپ میں (یعنی اس ٹوپا میں جس سے غلہ ماپتا تھا) کچھ مٹی سی بیٹھ گئی تھی۔ جس کا میں نے کچھ نہ کیا تو ہر ٹوپا ماپنے کے وقت بقدر اس مٹی کے کم ہو جاتا تھا تو میں اس قصور کے سبب معرضِ عتاب میں ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۸)

اسی طرح ایک شخص اپنی ترازو کو مٹی وغیرہ سے صاف نہیں کرتا تھا اسی طرح چیز تول دیتا تھا جب وہ مرگیا تو اس کو قبر میں عذاب شروع ہوگیا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی قبر میں سے چیخنے چلانے کی آواز سنی تو بعض صالحین نے اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۸)

تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے عذاب کو دفع کیا۔

حضرت ابو میسرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک میت کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا اور اس سے آگ کے شعلے ظاہر ہوئے تو مردہ نے پوچھا: مجھے کیوں مارتے ہو؟ فرشتوں نے کہا کہ تو ایک مظلوم پر گزرا، اس نے تجھ سے استغاثہ کیا مگر تو نے اس کی فریاد رسی نہ کی اور ایک دن تو نے بے وضو نماز پڑھی۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۹)

شریح قاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے: "ایاکم والرشوۃ فانھا تعمی عین الحکیم" (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۹)

کہ تم رشوت سے بچا کرو کہ رشوت حکیم کی آنکھ کو اندھا کر دیتی ہے۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کسی حاکم کو دیکھتے کہ وہ مساکین پر کچھ تصدق کرتا ہے تو آپ فرماتے: اے صدقہ دینے والے تو نے جس پر ظلم کیا ہو اس پر رحم کر اور اس کی دادرسی کر کہ یہ کام صدقات سے بہت بہتر ہے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۹)

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی پر ظلم کرے پھر اس گناہ سے نجات حاصل کرنا چاہے تو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد اس شخص کے حق

میں دعائے مغفرت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کردے گا۔

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،خوفهم مما للعباد علیهم،ص۵۹)

میں کہتا ہوں: یہ اس صورت میں ہے کہ وہ مظلوم فوت ہوجائے اور اگر زندہ ہو تو اس سے معاف کرائے۔ حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات نمازی نماز میں اپنے آپ پر لعنت کہتا ہے اور وہ جانتا نہیں۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ وہ پڑھتا ہے:

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ ۝ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

(پ۱۲، هود:۱۸)

اور وہ خود ظالم ہوتا ہے کہ اس نے اپنے نفس پر بسبب گناہوں کے ظلم کیا ہوتا ہے اور لوگوں کے اموال ظلماً اس نے لیے ہوتے ہیں۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، مما خوفهم للعباد، ص۵۹)

اور کسی کی بے عزتی کی ہوتی ہے تو لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيۡنَ اس کو بھی شامل ہوتی ہے۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن لوگوں پر ظلم کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تو ڈرتا نہیں؟ ایسے دن میں ظلم کرتا ہے جس دن قیامت قائم ہوگی اور جس دن تیرا باپ آدم علیہ السلام پیدا ہوا۔

(تنبیه المغترین، الباب الاوّل، مما خوفهم للعباد، ص ۶۰)

حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا سے کئی قومیں کثرت حسنات کے ساتھ غنی نکلیں گی اور قیامت میں مفلس ہوں گی کہ حقوق العباد میں سب حسنات کھو بیٹھیں گی۔ (تنبیه المغترین، الباب الاوّل، مما خوفهم للعباد، ص ۶۰)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر تو ستر گناہ اپنے خالق کے، لئے ہوئے خالق کے دربار میں پیش ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو مخلوق کا ایک گناہ لے کر جائے۔(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مما خوفھم للعباد، ص ٦٠)

یعنی حقوق العباد میں سے ایک گناہ خدا تعالیٰ کے ستر گناہ سے بہت بڑا ہے۔

پیارے ناظرین! غور فرماویں کہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کو حقوق العباد کا کس قدر خوف تھا۔تو ہمیں بھی چاہیے کہ ان بزرگوں کے اتباع میں حقوق العباد سے بچتے رہیں اور حتی الوسع اپنی حیاتی میں حقوق العباد کی نسبت اپنا معاملہ صاف کر لینا چاہیے۔

## قیامت کا ڈر

سلف صالحین کی عادات مبارکہ میں سے تھا کہ وہ جب قیامت کے ہولناک حالات سنتے تھے تو بہت ڈرتے تھے اور جب قرآن شریف سنتے تھے تو انہیں غشی ہو جاتی تھی۔رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک روز یہ آیت پڑھی:

اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًاo وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًاo

(پ ٢٩،المزمل:١٢ تا ١٣)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے پاس بیڑیاں ہیں اور آگ ہے اور کھانا ہے گلے میں اٹکنے والا اور عذاب ہے دکھ دینے والا،تو حمران بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن رہے تھے یہ آیت سنتے ہی غش کھا کر گرے اور وفات پا گئے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مما خوفھم من اھوال القیامۃ، ص ٦٠)

ایک دفعہ حضرت یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ کے پاس گئے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اے یزید! مجھے کوئی نصیحت کر۔ حضرت یزید نے فرمایا: ''اے امیر المؤمنین! تو وہ پہلا خلیفہ نہیں جو مرے گا یعنی تجھ سے پہلے خلفاء بھی فوت ہو گئے اور تو بھی فوت ہو جائے گا خلیفہ عمر نے رونا شروع کیا اور فرمایا کہ کچھ اور فرمایئے۔ حضرت یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ تیرے اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان تیرے آباء میں سے کوئی زندہ نہیں ہے۔ پھر خلیفہ روئے اور بہت روئے اور فرمایا کہ اور فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان کوئی تیسرا مقام نہیں اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روئے اور غش کھا کر گر پڑے۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، مماخوفھم من اھوال القیامۃ، ص ٦١)

حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بار اذان دیتے ہوئے جب اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کہا تو غش کھا کر گر پڑے۔ لوگوں نے ان کو منارہ سے اُتارا۔ ان کے بھائی نے اذان دی اور نماز پڑھائی اور حسن بے ہوش تھے۔ حضرت ابوسلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن صالح سے بڑھ کر خشوع و خضوع والا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ ایک رات صبح تک سورہ عم یتسآءلون کا ہی تکرار کرتے رہے۔ سورۂ مذکور پڑھتے تو غش ہو جاتا جب افاقہ ہوتا تو پھر وضو کرتے پھر پڑھتے پھر غش ہو جاتا اسی طرح کرتے کرتے آپ نے صبح کر دی۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

(تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم من اھوال القیامۃ، ص ٦١)

حضرت داود طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے کسی عزیز کی قبر پر رو رہی تھی اور کہتی تھی: لیت شعری بای خدیک بدء الدود کاش! مجھے

معلوم ہوتا کہ قبر کے کیڑے نے تیرے کس رخسارہ کے کاٹنے میں ابتدا کی۔ حضرت داود طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ الفاظ سن کر بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،خوفھم من اھوال القیامۃ،ص ٦١)

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ سورہ اِذَا الشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ کو پڑھنا شروع کیا جب

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتۡ ترجمہ کنزالایمان: اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں۔ (پ ٣٠،التکویر: ١٠)

پر پہنچے تو غش کھا کر گر پڑے اور زمین پر بہت دیر تک لیٹے رہے۔

(تنبیہ المغترین،الباب الاوّل،خوفھم من اھوال القیامۃ،ص ٦١)

ف:۔ جو لوگ حضرات صوفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے وجد وحال پر استہزاء کرتے ہیں وہ ان روایات پر غور کریں اور شیطانی وسوسوں سے باز آئیں۔

حضرت ربیع بن خیثم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قاری کو سنا وہ پڑھ رہا تھا:

اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۭ بَعِيۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيۡرًا۝ (پ ١٨،الفرقان: ١٢) ترجمہ کنزالایمان: جب وہ انہیں دور جگہ سے دیکھے گی تو سنیں گے اسکا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

آپ سنتے ہی بے ہوش ہوکر گرے۔ لوگ ان کو اٹھا کر ان کے گھر لے گئے۔ آپ کی نماز ظہر، عصر، مغرب، عشا فوت ہوگئیں کیونکہ آپ بے ہوش تھے۔ اور آپ ہی اپنے محلّہ کے امام تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ پڑھنے والے حضرت عبداللہ بن مسعود تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم من اھوال القیامۃ، ص ٦٢)

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب اپنی لغزش یاد کرتے تو آپ کو غشی ہو جاتی اور آپ کے دل کی آواز ایک میل تک سنائی دیتی ۔ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هل رأيت خليلا يخاف خليله کیا تو نے کوئی دوست دیکھا ہے جو اپنے دوست سے ڈرتا ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اذا ذکرت خطيئتي نسيت خلتي جب مجھے اپنی لغزش یاد آتی ہے تو خلت بھول جاتی ہے۔

(احياء علوم الدين، كتاب الخوف، بيان احوال الانبياء...الخ، ج ٤، ص ٢٢٦)

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن فجر کی نماز پڑھائی تو آپ نے سورۂ یٰسٓ تلاوت کی جب آپ اس آیت پر پہنچے

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ O

ترجمہ کنزالایمان: وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔

(پ ٢٣، یٰسٓ: ٥٣)

تو ان کا لڑکا علی بے ہوش ہو کر گرا اور سورج طلوع ہونے تک اس کو افاقہ نہ ہوا۔

حضرت علی بن فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب کوئی سورت پڑھنے لگتے تو اسے ختم نہ کر سکتے اور سورۂ اذا زلزلت اور سورة القارعة تو سن ہی نہیں سکتے تھے۔ جب وہ فوت ہوئے تو ان کا باپ فضیل ہنسا لوگوں نے پوچھا تو فرمایا: اللہ عزوجل نے اس کی موت کو پسند کیا تو اللہ عزوجل کے پسند کرنے کے لئے میں نے پسند کیا۔

(تنبيه المغترين، الباب الاوّل، خوفهم من اهوال القيامة، ص ٦٢)

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ پڑھ رہا تھا:

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ۝ ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک جہنم ان سب کا وعدہ ہے۔ (پ۱۴،الحجر:۴۳)

یہ سن کر آپ نے چیخ ماری اور سر پر ہاتھ رکھ کر جنگل کی طرف نکل گئے۔

(تنبیه المغترین،الباب الاوّل،خوفهم من اهوال القیامة،ص۶۳)

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہنس رہا ہے فرمایا: اے جوان! کیا تو پل صراط سے گزر چکا ہے؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرا ٹھکانا جنت ہے یا دوزخ؟ اس نے کہا: نہیں! فرمایا: پھر یہ ہنسنا کیسا ہے؟ پھر وہ شخص کبھی ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء،بیان احوال الصحابة...الخ،ج۴،ص۲۲۷)

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہر روز اپنی ناک کوئی بار دیکھتا ہوں اس خوف سے کہ میرا منہ سیاہ نہ ہو گیا ہو۔

(الرسالة القشیرية،باب فی ذکر مشایخ هذه الطریقة،ابوالحسن سری بن مغلس السقطی،ص۲۹)

اللہ اکبر! یہ ہیں پیشوائے دین۔ اللّٰھم اجعلنا منھم

حضرت زرارہ بن ابی اوفی نے فجر کی نماز پڑھی اور جب یہ آیت پڑھی:

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ۝ ترجمہ کنزالایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا۔ (پ۲۹،المدثر:۸)

تو بے ہوش ہو کر گرے جب آپ کو اُٹھایا گیا تو میّت پائے گئے۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء،بیان احوال الصحابة...الخ،ج۴،ص۲۲۹)

بعض سلف جب آگ دیکھتے یا چراغ جلاتے تو جہنم کو یاد کر کے صبح تک روتے رہتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پوچھا گیا کہ خائفین کون ہیں؟ فرمایا: جن کے دل بسبب خوف ایک پھوڑا سا بن گئے ہیں اوران کی آنکھیں روتی ہیں اوروہ کہتے ہیں کہ جب موت ہمارے پیچھے ہے اورقبر ہمارے آگے اور قیامت ہمارے لئے وعدہ کی جگہ اور جہنم ہمارے لئے راستہ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے پھر ہم کیسے خوش ہوسکتے ہیں۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة...الخ، ج ٤،ص ٢٢٧)

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جانور کو دیکھ کر فرمایا: ”یا لیتنی مثلك یا طائر ولم اخلق بشراً“ کاش میں پرندہ ہوتا (تو عذاب سے مامون ہوتا) اور بشر نہ ہوتا۔

(احیاء علوم الدین، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الصحابة...الخ، ج ٤،ص ٢٢٦)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ میں درخت ہوتا جو کاٹا جاتا۔

(کتاب الزهد للامام احمد بن حنبل، زهد ابی ذر رضی الله عنه، الحدیث:٧٨٨،ص ١٦٩)

دوستو! سلف صالحین کی طرف خیال کرو وہ کس قدر خوف الٰہی رکھتے تھے۔ اب تم اپنے حالات پر غور کرو کیا تمہیں کبھی آیاتِ عذاب سن کر رونا آیا ہے؟ کبھی خوفِ الٰہی سے غش ہوا ہے؟ کبھی کلامِ الٰہی سن کر تمہارے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوئے ہیں؟ اگر نہیں تو قساوتِ قلبی کا علاج کرو اور کسی اللہ عزوجل کے مقبول کی غلامی اختیار کرکے اس سے اپنے امراضِ باطنیہ کا علاج کراؤ۔ اللہ تعالیٰ اپنے شفاخانۂ حقیقی سے تجھے شفا عنایت کرے گا اور ضرور کرے گا کہ اس کا وعدہ سچا ہے۔

# مَدَنی ماحول اپنا لیجئے

(از: مجلس المدینۃ العلمیۃ)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!**

گناہوں سے بچنے اور نیک بننے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ان شآءاللہ عزوجل! مدنی ماحول کی برکت سے اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر ندامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا، یہ تلاوتِ قرآن، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی، غُصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا، بدگمانی کی عادت بدنکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی،تکبر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا، دنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، الغرض بار بار راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہوجائے گا۔

# میں فنکار تھا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!**

آیئے ! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے ایک **فنکار** کا واقِعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چُنانچِہ **اورنگی** ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: **افسوس** صد کروڑ افسوس! میں ایک **فنکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹُول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ۔2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے **انفِرادی کوشش** کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر **رِقّت انگیز دُعا** میں مجھے اپنے گناہوں پر بَہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کر رو دیا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص وسَرود (سَ۔رُوْ۔د) کی محفلوں سے **توبہ** کرلی اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بند ٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہکر ڈھارس بندھائی کہ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافِلے** میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بَہُت دعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے **عاشِقانِ رسول** سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کر رہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔** یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں علاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوشِشیں کرنے کی سعادتیں حاصِل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر     روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر     بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے ! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا پیارا ہے ۔ اِس کے دامن میں آ کر مُعاشَرہ کے نہ جانے کتنے ہی بگڑے ہوئے افراد باکردار بن کرسنّتوں بھری باعزَّت زندگی گزارنے لگے نیز مَدَنی قافِلوں کی بہاریں بھی آپ کے سامنے ہیں۔جس طرح مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے بعضوں کی دُنیوی مصیبت رخصت ہوجاتی ہے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسی طرح تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت ، سراپا رحمت، شفیعِ امّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی شَفاعت سے آخِرت کی آفت بھی راحت میں ڈھل جائیگی۔ ؎

ٹوٹ جائیں گے گنہگاروں کے فوراً قیدو بند
حشر کو کھل جائے گی طاقت رسول اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱ ص۱۵۸)

**الحمدللہ عزوجل!** سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات واخلاقیات کے تعلُّق سے امیراہلِ سنت ، شَیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63اور طَلَبہ ٔعلمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83اور مَدَنی مُنّوں اور

مُنّیوں کیلئے 40 **مَدَنی اِنعامات** سُوالات کی صورت میں مُرتّب کئے ہیں۔ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے کی راہ میں حائل رکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بتدریج دور ہو جاتی ہیں اوراس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اورایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ہم سب کو چاہیے کہ باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اورروزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے کارڈ پُر کریں اور ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دارکو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔

## روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام:

**ایک** اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی اِنعامات** سے پیارہے اورروزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ایک بار میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی ، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں

تشریف لے آئے ، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفٰے

کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضان لیلۃ القدر، ج ۱ ص ۱۴۳۱)

**یاربِّ مصطفٰے** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرما اور روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرنے اور ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللّٰہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔ **یا اللّٰہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## ماخذ و مراجع

| نمبرشمار | کتاب | مطبوعه |
|---|---|---|
| 1 | صحیح مسلم | دار ابن حزم بیروت |
| 2 | سنن الترمذی | دارالفکر بیروت |
| 3 | سنن ابی داود | داراحیاء التراث العربی بیروت |
| 4 | مشکاۃ المصابیح | دارالکتب العلمیة بیروت |
| 5 | المستدرك للحاکم | دارالمعرفة بیروت |
| 6 | کتاب الزهد للامام احمد بن حنبل | دارالغدّ الجدید مصر |
| 7 | الدرالمختار | دارالمعرفة بیروت |
| 8 | تفسیر ابن کثیر | دارالکتب العلمیة بیروت |
| 9 | تفسیر کبیر | داراحیاء التراث العربی بیروت |
| 10 | تذکرة الاولیاء | انتشارات گنجینه تهران |
| 11 | احیاء علوم الدین | دارالکتب العلمیة بیروت |
| 12 | تنبیه المغترین | دارالبشائر |
| 13 | نزهة الناظرین للشیخ تقی الدین | کوئٹه |
| 14 | وفیات الاعیان | دارالکتب العلمیة بیروت |
| 15 | الرسالة القشیریة | دارالکتب العلمیة بیروت |
| 16 | کیمیائے سعادت | انتشارات گنجینه تهران |
| 17 | شعب الایمان | دارالکتب العلمیة بیروت |

# مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ201 کتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب و رسائل

## {شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت }

## اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات561)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِمِ) (کل صفحات:199)

3......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِاَحْسَنُ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ھِلَالٍ) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجب الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزَّوجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مشعلۃ الارشاد) (کل صفحات 31)

15......الوظیفۃ الکریمۃ (کل صفحات46)

## عربی کتب:

16، 17، 18، 19، 20......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات:570، 672، 713، 650، 483)

21...... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقَمَرِیَّۃِ (کل صفحات:93)

22...... تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان ۔ (کل صفحات:77)

23......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمْ (کل صفحات:74)

24...... اَجْلَی الْاِعْلَامِ (کل صفحات:70)

25......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)

26...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)

27......اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِیُ (کل صفحات:46)

28......التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات:458)

## عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَار (المجلدالسادس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مشعلۃ الارشاد)

## {شعبہ تراجمِ کتب}



## عنقریب آنے والی کتب

## {شعبہ درسی کتب}

1......اتقان الفراسۃ شرح دیوان الحماسہ(کل صفحات:325)
2......نصاب الصرف(کل صفحات:343)
3......اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات:299)
4......نحو میر مع حاشیہ نحو منیر (صفحات:203)
5......دروس البلاغۃ مع شموس البراعۃ(کل صفحات:241)
6......خاصیات ابواب(کل صفحات:141)
7......مراح الارواح مع حاشیۃ ضیاء الاصباح(کل صفحات:241)
8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)
9......نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر(کل صفحات:280)
10......تلخیص اصول الشاشی(صفحات144)
11......عنایۃ النحو فی شرح ھدایۃ النحو(کل صفحات:175)
12......تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
13......الفرح الکامل علی شرح مئۃ عامل(کل صفحات:158)
14......شرح مئۃ عامل(کل صفحات:44)
15......الاربعین النوویۃ فی الأحادیث النبویۃ(کل صفحات:155)
16......المحادثۃ العربیۃ(کل صفحات:101)
17......صرف بھائی مع حاشیہ صرف بنائی(کل صفحات :55)
18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)
19......مقدمۃ الشیخ مع التحفۃ المرضیۃ(کل صفحات:119)
20......نصاب النحو(کل صفحات:288)
21......نور الایضاح مع حاشیۃ النور و الضیاء(کل صفحات392)
22......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات95)
23......شرح العقائد مع حاشیۃ جمع الفرائد(کل صفحات384)

## عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی
2...... انوار الحدیث(مع تخریج و تحقیق)
3......نصاب الادب

## {شعبہ تخریج}

1......بہارِ شریعت، جلد اوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات1360)
2......جنتی زیور (کل صفحات:679)
3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422)
4...... بہارِ شریعت (سولھواں حصہ، کل صفحات 312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:274)
6......علم القرآن (کل صفحات:244)
7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170)
9......تحقیقات (کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112)
11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78)
13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59)
15......اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)
16......حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50)
17 تا 23......فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249)
25......سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کل صفحات:875)
26......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات 133)
27......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات 206)
28......کراماتِ صحابہ علیہم الرضوان (کل صفحات346)
29...... سوانح کربلا (کل صفحات:192)
30......بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات 218)
31......بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات:169)
32......بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:280)
33......بہارِ شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات:222)

34......منتخب حدیثیں (246)

35......بہارِ شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات:201)

36......بہارِ شریعت جلد دوم (2) (کل صفحات:1304)

37......بہارِ شریعت حصہ ۱۴ (کل صفحات:243)

38......بہارِ شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات:219)

39......گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات : 244)

40......آئینۂ عبرت

## عنقریب آنے والی کتب

1......بہارِ شریعت حصہ ۱۳، ۱۴

2......معمولات الابرار

3......جواہر الحدیث

## {شعبہ اصلاحی کتب}

1......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)

2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)

3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)

4......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)

5......نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)

6......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)

7......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)

8......خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)

9......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)

10......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)

11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)

12......غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)

13......مفتیٔ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)

14......فرامین مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم (کل صفحات:87)

15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)

16......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:تقریباً63)

17......آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات:62)

18......بدگمانی (کل صفحات:57)

19......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)

20......نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)

21......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)

22......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)

23......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)

24......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)

25......فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات:150)

26......ریاکاری (کل صفحات:170)

27......عشر کے احکام (کل صفحات:48)

28......اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)

29......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)

30......تکبر (کل صفحات:97)

31......قومِ جنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262

32......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)

33......تعارفِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:100)

## {شعبہ امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ}

1...... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات:275)

2......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)

3......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)

4......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)

5......فیضانِ امیرِ اہلسنّت (کل صفحات:101)

6......بے قصور کی مدد (کل صفحات:32)

7......گونگا مبلغ (کل صفحات:55)

8......تذکرۂ امیرِ اہلِ سنت قسط (1) (کل صفحات:49)

9......تذکرۂ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)

10......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)

11 ...... غافل درزی (کل صفحات:36)
12......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
13......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
14......ہیرونچی کی توبہ (کل صفحات:32)
15......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
16......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
17......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
18......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
19......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
20......دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
21......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
22......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط سوم (سنّت نکاح) (کل صفحات:86)
23......کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات:33)
24......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
25......کرسچین کا قبول اسلام (کل صفحات:32)
26......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)
27......سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات:49)
28......صلوٰۃ وسلام کی عاشقہ (کل صفحات:33)
29......نومسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات:32)
30......شرابی کی توبہ (کل صفحات:32)
31......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط4 (کل صفحات:49)
32......خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات:32)
33......کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)
34......مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات:48)
35......وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات:48)
35......بُلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات:48)
36......پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات:48)
37......گمشدہ دولہا (کل صفحات:33)
38 کفن کی سلامتی (کل صفحات:33)......
39......ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات:32)
40......مخالفت محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات:33)
41......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
42......اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات:32)
43......اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات:32)
44......شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات:48)
45......بدکردار کی توبہ (کل صفحات:32)
46......نادان عاشق (کل صفحات:32)
47......میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات:32)
48......بابرکت روٹی (کل صفحات:32)
49......ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات:32)
50......خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات:32)
51......نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات:32)
52......ناکام عاشق (کل صفحات:32)
53......آنکھوں کا تارا (کل صفحات:32)
54......میوزیکل شو کا متوالا (کل صفحات:32)

## عنقریب آنے والے رسائل

1......V.C.D کی مدنی بہاریں قسط3 (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
2 ......اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
3......دعوت اسلامی اصلاحِ امت کی تحریک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی انعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ